﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 12 | جمعۃ المبارک 19/اگست 2005ء | 13/رجب 1426 ہجری قمری ❁ 19/ظہور 1384 ہجری شمسی | شمارہ 33

نماز دین کا ستون ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
نماز دین کا ستون ہے اور جہاد عمل کا بلند تر درجہ اور زکوٰۃ اس کو ثبات عطا کرتی ہے۔

(کنزالعمال جلد 7 صفحہ 284 کتاب الصلوٰۃ باب فضائل الصلوٰۃ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 39ویں جلسہ سالانہ کا رشمور ارینا (Rushmoor Arena) میں کامیاب وبابرکت انعقاد

عورت کی اصل زینت تقویٰ کے لباس میں ہے۔ یہی تقویٰ ہے جو تمہاری خوبصورتی کو اور بڑھائے گا۔ آپ کی زینتیں دنیوی لہو ولعب نہ ہوں بلکہ اللہ کا پیار ہو۔ (جلسہ گاہ مستورات میں حضور انور کا خطاب)

امسال تین نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ کل 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء سے اب تک جماعت کو 13776 مساجد عطا ہوئیں۔ اس سال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ اس سال ازبک اور کریول میں قرآن کریم کے تراجم اور مختلف زبانوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر کی اشاعت۔ افریقہ میں 37 ہسپتال اور 465 سکول بنی نوع انسان کی بہبود کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ایک سال کے اندر 16148 نئے موصیان کی درخواستیں مرکز میں پہنچ چکی ہیں۔ اسلام آباد، ٹلفورڈ سے چند میل کے فاصلے پر 208 ایکڑ زمین کی خرید۔ وقف نو، طاہر فاؤنڈیشن اور مختلف اداروں کی کارکردگی اور دوران سال بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال کا ایمان افروز تذکرہ۔ (جلسہ سالانہ کے درمیانی روز کے دوسرے اجلاس کا خطاب)

علماء سلسلہ کی مختلف موضوعات پر پرمغز تقاریر۔ عالمی بیعت کی مبارک تقریب

امسال 109 ممالک کی 290 قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 2 لاکھ 9 ہزار 799 افراد کی سلسلہ احمدیہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ نے وقت کے سچے امام کو مانا ہے لہذا ہمارے مقدر میں خداتعالیٰ نے ترقی اور فتح وظفر لکھ چھوڑی ہے۔ ہمارا کام تمام دنیا کو امت واحدہ بنانا اور توحید کا قیام کرنا ہے۔ (حضور انور کا روح پرور اختتامی خطاب)

دوسری اور آخری قسط

جلسہ گاہ مستورات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

30/جولائی 2005ء بروز ہفتہ: 12 بجے دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ مستورات میں تشریف آوری پر کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ ازاں بعد درثمین سے دعائیہ نظم 'میرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے' مکرمہ بشریٰ ہما بھٹی صاحبہ نے پڑھی۔ نظم کے بعد دوران سال تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی طالبات کو سٹیج پر میڈل اور سرٹیفکیٹس سے نوازا گیا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بچیوں کو میڈل پہنائے۔

12:25 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا جو براہ راست مردانہ جلسہ گاہ میں ریلے کیا گیا۔ حضور پرنور نے اپنے خطاب کے آغاز میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحدید کی آیات 22-21 تلاوت فرمائیں اور ان آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی بیان فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں مختلف طریقوں سے ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ ہم اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر غور اور ان پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔

حضور نے مزید فرمایا کہ جو لوگ دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکامات کی انہیں کچھ فکر نہیں، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی ان کو کچھ فکر نہیں اور دنیا کی طرف دوڑ لگی ہوئی ہے۔ فرمایا یہ دنیا کی حرص، ہوا و ہوس اور دنیا کی طرف میلان ایسا ہی ہے جیسا کہ سبزہ اور کھیتی جب زرد ہو جاتی ہے اور طوفان کے نتیجہ میں سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے ویسے ہی وہ لوگ جو دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں ان کا بھی ایسا ہی انجام ہوتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا نہ کرنے کی وجہ سے سب کچھ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کی رضا کی بجائے عذاب ملتا ہے۔ اس کے برعکس نیک اعمال بجالانے والوں اور اس کی رضا کی چادر تلاش کرنے والوں کے لئے مغفرت اور انعامات کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر تپش سے ان کو سایہ مہیا کرتا ہے اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتا ہے اور انہیں ٹھنڈی ہوائیں، ہمیشہ کے سبزے اور آنکھوں کو لذت دینے والے نظارے ملتے ہیں۔

چنانچہ ہر احمدی مرد اور عورت کو اس طرح اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا مَیں اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر رہا ہوں۔ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے اور آخرین کے لئے جس نے آنا تھا اس پر ہم ایمان لائے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس آنے والے کو مان کر اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے وہ صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گے۔ پس ہر ایک جائزہ لے کہ جس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا کیا ہمارے قدم اس سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں؟

﴿وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ﴾ (سورۃ جمعۃ آیت ۴) میں احمدی عورتیں اس وقت شامل ہوں گی جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گی جیسا کہ پہلوں نے کی تھیں۔ اور عبادتوں کے معیار بلند کریں گی تبھی ان صحابیاتؓ سے مل سکیں گی۔ ان صحابیات کے نمونوں پر آج کی احمدی عورت کو بھی چلنا اور غور کرنا ہوگا جنہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی توجہ دلانی ہے اور ان کی تربیت کرنی اور یہ بات راسخ کرنی ہے۔

اس لحاظ سے احمدی عورت کا مقام بہت اہم ہے۔ پس آپ صرف اپنی ہی ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ آپ اپنی آئندہ نسلوں کی بھی ذمہ دار ہیں کیونکہ آئندہ نسل کی تربیت آپ کی گود میں ہونی ہے۔ لہذا آپ اس سودے اور تجارت کی طرف توجہ کریں جس کی طرف خدا تعالیٰ نے آپ کو متوجہ کیا ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کی زینت، فخر اور سج دھج دنیا کا مال ومتاع نہ ہو بلکہ اس زینت کو اختیار کریں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ یعنی تقویٰ اور لباس تقویٰ۔ اس لئے اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو کہ یہ دنیا کا مال ومتاع ہی سب کچھ ہے۔ یہ سب دھوکے ہیں۔ پس اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو سجاؤ۔ یہی تقویٰ ہے جو تمہاری خوبصورتی کو اور بڑھائے گا۔ عورت کی اصل زینت تقویٰ کے لباس میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورتیں بڑا خرچ کر کے عمدہ اور فیشن ایبل لباس تیار کرواتی ہیں۔ یہ عورت کی فطرت ہے کہ اس میں دوسروں سے اپنے آپ کو نمایاں نظر آنے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایک احمدی عورت کا مقصد یہی ہے کہ لباس کے ذریعہ ننگ کو ڈھانپے۔ معاشرہ میں اپنے لباس کے معاملہ میں ایک مثالی احمدی عورت حیا کے پہلو کو مدنظر رکھتی ہے۔ اس معاشرہ میں آکر پردہ کی جو اہمیت ہے وہ اسے نہیں دی جارہی جس کا اسلام حکم دے رہا ہے۔ احمدی عورت کو پردہ کے معیار پر پورا اترنا اور اس مقصد کے لئے خدا کا حکم ماننا اور اپنے آپ کو معاشرہ کی بدنظروں سے بچانا ہے۔ لہذا اپنا لباس ایسا رکھیں جو حیا والا لباس ہو۔ اگر احمدی عورت لباس تقویٰ کے لئے کوشش کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر تلے آجاوے گی۔

حضور نے فرمایا کہ پردے کے دوہرے معیار قائم نہ کریں کہ مسجد میں آنا ہو تو پوری طرح پردہ ہو، باہر جائیں تو اور پردہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف اور محبت اور تقویٰ کے ساتھ حیا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پردہ کی پُرحکمت عارفانہ روح کو قائم کریں۔ خاوندوں سے دنیا داری کے تقاضے نہ کریں، صالحات اور قانتات بنیں۔ اپنے عہد بیعت پر نظر رکھیں۔ جو توقعات حضرت مسیح موعودؑ نے ایک احمدی عورت سے فرمائی تھیں ان پر پوری اتریں۔ آپ کی زینتیں دنیوی لہو ولعب نہ ہو بلکہ اللہ کا پیار ہو۔ خلافت احمدیہ سے دائمی تعلق ہو اور ایسی نیک اولاد دیں آپ کی گودوں سے پل کر جوان ہوں جو حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھانے والی ہوں اور خدا کرے کہ جب ہمارا آخری وقت آئے تو خدا تعالیٰ کی رضا کی آواز آئے۔

حضور نے فرمایا کہ صحابیات عبادات اور روزوں وغیرہ میں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ خاوندوں کو یہ شکوہ نہیں تھا کہ وہ دنیاداری میں بڑھی ہوئی ہیں بلکہ یہ شکوہ تھا کہ اس قدر عبادت میں بڑھ گئی ہیں کہ خاوندوں اور بچوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے۔ لہذا اگر تم نے بھی صحابیات سے ملنا ہے تو اسی طرح اپنی عبادتوں کے پیمانے بڑھائیں۔

دوران سال اللہ تعالیٰ کے جماعت پر نازل ہونے والے فضلوں کے ذکر پر مشتمل حضور انور کا روح پرور خطاب

بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ نے مردانہ جلسہ گاہ میں خطاب فرمایا۔ یہ جو عورتوں کی طرف بھی دکھایا اور سنایا جاتا ہے ان بے شمار فضلوں اور عنایات باری تعالیٰ کے تذکرہ پر مشتمل ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ دن رات جماعت احمدیہ عالمگیر پر موسلا دھار بارش سے بڑھ کر نازل فرماتا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ آج حضور انور کے اس خطاب کے دوران بار بار اس شدت سے ابر رحمت برسا کہ بایدو شاید اور اس جل تھل سے طبائع میں یہ احساس کروٹیں لینے لگا کہ دیکھو دیکھو عالم احمدیت میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کی موسلا دھار بارش پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کے نتیجہ میں آسمان بھی وجد میں آکر ابر نیساں کی صورت میں برسنے لگا ہے۔ لیکن شاید بارش کے یہ قطرے تو گنے جاسکیں لیکن خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش کو کون شمار کرسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن کا خطاب

حضور انور کے خطاب سے قبل مکرم حافظ فضل ربی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ .U.K نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور مکرم عصمت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام اپنی مسحور کن آواز میں پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الصّف کی آیت ﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ﴾ (الصف:9) کی تلاوت فرمائی اور اس کی پر معارف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ اور اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کہ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم اسلام اُمّتی رسول ہیں اور آپ سے بھی خدا تعالیٰ رسولوں کی طرح سلوک فرمائے گا اور ہر مخالفت کے باوجود فتح وظفر کا جھنڈا آپ کے ذریعہ اکناف عالم میں گاڑ دیا جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ امسال تین نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ اس طرح 1984ء کی ہجرت کے بعد سے 90 نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اور کل ممالک کی تعداد 181 ہوگئی ہے۔

حضور انور نے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں فرمایا کہ دشمن ہماری مساجد پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس ایک سال میں 319 مساجد ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے 184 نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 135 بنی بنائی اماموں سمیت ہمیں ملی ہیں کیونکہ ان علاقوں کے امام اور اماموں کے مقتدی جماعت احمدیہ کی آغوش میں آگئے ہیں۔ حضور نے بتایا کہ 1984ء کے بعد سے اب تک 13776 نئی مساجد بن چکی ہیں۔ ان میں سے 11695 مساجد اپنے اماموں اور مقتدیوں سمیت ہمیں اللہ نے عطا فرمائی ہیں۔

امسال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح 85 ممالک میں ان کی تعداد 1533 ہوگئی ہے۔

حضور نے بتایا کہ اس سے قبل 58 زبانوں میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مکمل تراجم قرآن کریم شائع کرنے کی توفیق دی تھی۔ اس سال دو نئی زبانوں اُزبک اور کریول (ماریشس کی زبان) میں تراجم شائع ہوئے ہیں۔ اور ایک درجن سے زائد تراجم کی Revision ہو رہی ہے۔

دنیا بھر میں 257 نمائشوں سے اور 2755 بکسٹالز سے کروڑوں افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کے تحت 37 ہسپتال اور 465 سکول لاکھوں انسانوں کی بہبود کے لئے دن رات وقف ہیں۔

نائیجیریا میں اس سال سب سے زیادہ بیعتیں ہوئی ہیں یعنی ایک لاکھ سے زائد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ دنیا بھر کو سیاسی اور اقتصادی نامساعد حالات نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ دنیا بھر میں دو لاکھ 9 ہزار 799 بیعتیں ہوئی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں نے گزشتہ سال تحریک کی تھی کہ مزید 15 ہزار وصیتیں ایک سال میں ہو جائیں اور کم از کم 50 ہزار افراد اس عظیم الشان روحانی نظام میں منسلک ہو جائیں۔ الحمدللہ اب تک مرکز میں 16148 نئے موصیان کے فارمز پہنچ چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں نے دو جمعے ہوئے اشارۃً بتایا تھا کہ جماعت کے پاس جلسہ کے لئے اپنی جگہ ہونی چاہئے۔ یہاں رشمور ارینا (Rushmoor Arena) کا کل رقبہ 120 ایکڑ ہے۔ الحمدللہ ہم نے اسلام آباد، ٹلفورڈ سے چند میل آگے 208 ایکڑ کا سودا کر لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف نو، طاہر فاؤنڈیشن کی نمایاں کارکردگی اور وکالت اشاعت کے ذریعہ تراجم قرآن کریم، تفاسیر، عربی، اردو اور دیگر زبانوں میں کثیر لٹریچر کی اشاعت کا ذکر بھی فرمایا۔ حضور کے نہایت ایمان افروز خطاب کے ساتھ دوسرے دن کے جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

تیسرے دن کی کارروائی

مورخہ 31/جولائی بروز اتوار صبح دس بجے تیسرے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم ومحترم میر محمود احمد صاحب ناصر، پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ سلیمان داؤد صاحب نے کی اور اردو ترجمہ مکرم محمود احمد ملک صاحب (آف اسلام آباد، یوکے) نے پیش کیا۔ مکرم مجاہد جاوید صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ آج کی پہلی تقریر ایک اہم عنوان سے متعلق تھی یعنی "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیرتِ اسلام" اور کہنہ مشق عالم باعمل مقرر تھے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔

آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے وقت میں ہندوستان میں مبعوث ہوئے جبکہ تمام مذاہب اسلام پر حملہ آور تھے۔ بالخصوص عیسائی منادوں کے حملوں کے نتیجہ میں مسلمانوں میں مایوسی اور قنوطیت کے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے امام، مولوی اور حفاظ دبک کر بیٹھ گئے تھے۔ اور ان کی نسلیں عیسائیت کی آغوش میں جارہی تھیں۔ ایسے میں ایک دل مسلمانوں کی اس دردناک حالت پر تڑپ اٹھا اور اکیلا اسلام کی سپر بن کر تمام ادیان سے چومکھی جنگ لڑنے لگا۔ آپ نے بتایا کہ کسی مولوی نے اسلام کے دفاع میں ایک کتاب لکھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس کتاب کو برکت نہ ملے گی کیونکہ اسلام پر پادری حملے کرتے رہے اور یہ خاموش تماشائی بنا رہا۔ اب جبکہ اس کا اپنا لڑکا عیسائی ہوگیا تو اسے کتاب لکھنے کی سوجھی ہے۔

آپ نے فرمایا انگریزی سلطنت کے عروج کے ساتھ عیسائیت نے اسلام اور بانیٔ اسلامؐ پر شدید حملے شروع کردئے۔ چنانچہ چارلز ایچی سن گورنر پنجاب نے بتایا کہ گزشتہ چند دہائیوں میں 8 لاکھ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ ایک عیسائی پادری جان بیروز نے دعویٰ کیا کہ کچھ عرصہ میں نہ صرف یہ کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان دیکھنے کو نہ ملے گا بلکہ صلیب کی چمکار مکّہ اور اس کے حرم میں زلزلہ طاری کردے گی۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ براہین احمدیہ کی اشاعت کے ساتھ حضور نے اسلام کا قلمی جہاد شروع کیا۔ آپ دن رات اسلام کے ضعف کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے اور اسلام کے لئے محض دفاعی جنگ کی بجائے آپ نے ٹھوس علمی دلائل کے ساتھ عیسائیت پر ایسے جارحانہ حملے شروع کئے کہ عیسائی آپ کا نام سن کر گھبرانے لگے اور انہوں نے مدافعانہ جنگ لڑنا شروع کی۔

آپ نے امریکہ کے شہر صیحون (Zion) میں ڈوئی کو للکارا۔ آج ڈوئی کے اپنے شہر میں کوئی اس کے نام کو بھی نہیں جانتا جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بج رہا ہے۔

امرتسر میں عیسائیوں کے مقابل پر آپ نے 1893ء میں مباحثہ 5/جون کو کیا وہ جنگ مقدس کے نام سے موسوم ہے۔ شدید گرمیوں کے دن تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ اپنے لئے پانی تک گھر سے لے کر آتے تھے جو گرمی کی شدت کی وجہ سے تھوڑی دیر میں گرم ہو جاتا تھا۔ لیکن آپ عیسائیوں کی طرف سے ٹھنڈا پانی بھی قبول نہیں فرماتے تھے کیونکہ عبداللہ آتھم جو آپ کے ساتھ مباحثہ کررہا تھا اس نے ہمارے سید ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین کی تھی۔

آپؑ نے لیکھرام کو خبردار کیا اور اس کے بارہ میں خدائی اعلام پر پیشگوئی کی کہ خدا تعالیٰ اسے عبرتناک انجام کو پہنچائے گا۔ لیکھرام ایک موقع پر آپ کی اطلاع پاکر آپ سے سلام عرض کرنے آیا۔ اس نے آپ کو دو تین مرتبہ ہندوانہ طریق پر سلام کہا۔ آپ نے غیرت سے منہ دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا: ہمارے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے!؟۔

آپ نے بتایا کہ 1896ء میں انجام آتھم میں آپ نے حکومت کو تجویز پیش کی کہ جس طرح رومن امپائر کے بادشاہ کنسٹنٹائن نے 250 پادریوں کو جمع کر کے مذہبی مباحثہ کروایا تھا اسی طرح حکومت پادریوں کو جمع کرے اور عیسائیت اور اسلام کی صداقت کے لئے مباحثہ کروائے۔ آپ نے فرمایا: ربّانی فیصلہ کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ کوئی ایک سرکردہ پادری میرے مقابلہ پر آئے اور دعا کرے کہ دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ ایک سال کے اندر اندر خدائی قہر کا نشانہ بن جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر کوئی ایک عیسائی پادری بھی میرے مقابل پر نہ آیا تو اس سے عیسائیوں کی ہزیمت اور شکست ثابت ہو جائے گی۔ آپ کا یہ عالمانہ خطاب حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے چیدہ چیدہ درخشندہ واقعات پر مشتمل تھا۔

مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے خطاب کے بعد قادیان کی مقدس بستی کے مکین مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام 'اپنی مرضی چھوڑ دو تم اس کی مرضی کے لئے" پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے "نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر آیت استخلاف، احادیث نبویہ، الوصیت اور خلفائے احمدیت کے زرّیں ارشادات کی روشنی میں مؤثر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ خلافت دو قسم کی ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کو خلیفہ کے لفظ سے یاد فرمایا گیا ہے۔ دوسرے وہ مبارک وجود جو نبی کے

کام کو جاری رکھنے کے لئے اس کی وفات کے بعد اس کے جانشین بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی اصطلاح میں ہم انہیں خلیفۃ المسیح کہتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ نبی پاک ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اور الوصیت میں محفوظ سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کے ارشادات کی روشنی میں اب خلافت کی عظیم الشان نعمت قیامت تک ہم میں موجود رہے گی۔ دنیا کے پردہ پر اب صرف ایک ہی جماعت ہے جس میں خلافت کا بابرکت للّٰہی نظام جاری ہے اور یہ ثبوت ہے قرآن کریم کی شہادت کا کہ اب یہی جماعت خدا تعالیٰ کی نظر میں مومنوں کی جماعت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ دسمبر 1907ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کو الہام ہوا تھا کہ ”27 کو ایک واقعہ“۔ یہ اشارہ کسی غیر معمولی واقعہ کی پیشگوئی کر رہا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد صرف پانچ ماہ کے بعد 27 رمئی 1908ء کو خلافت کے رفیع الشان نظام کی دائمی بنیاد رکھ کر خدا تعالیٰ نے جماعت میں یہ بابرکت آفاقی نظام جاری کر دیا۔ خلافت خامسہ کے لئے ”اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر“ کی پہلے سے بشارت حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دی گئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ بیعت خلافت کا یہ تقاضا ہے کہ ہم خلیفۂ وقت سے محبت کریں، ان کی اطاعت کریں اور ان کی ہر بات پر عمل کرتے ہوئے ان کے مشن کی تکمیل کے لئے دعائیں بھی کریں۔ پہلا زینہ سَمِعْنَا کا ہے۔ اگر کوئی سنے گا نہیں تو اطاعت کیسے کرے گا۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ ہر احمدی سچے دل اور خلوص نیت سے جائزہ لے کہ اگر اُسے خلافت سے محبت ہے تو وہ کس قدر امام وقت کی اطاعت میں گداز ہے۔

حضور نے دعوت الی اللہ کی تحریک فرمائی، مالی تحریکوں کی طرف ہمیں بلایا۔ نظام وقت میں شامل ہونے کے لئے بار بار متوجہ فرمایا۔ خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے متعلق نوافل، دعاؤں اور روزوں کی تحریک فرمائی۔ ہمارے دل و جان سے محبوب آقا کی دلی تمنا اور آرزو ہے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت اور ان کی روحانی بقاء کے لئے ان تحریکوں میں شریک ہوں۔ آپ نے متعدد ایمان افروز مثالوں سے ثابت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کس طرح پروانوں کی طرح نبی اکرم ﷺ پر قربان ہونے کے لئے تیار رہتے اور آپؐ کی ہر بات پر عمل کرنے کے لئے ایک دوسرے کے لئے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہی حال سیدنا حضرت مسیح موعود کے صحابہ کرام کا تھا۔ پس ضرورت ہے کہ ہم بھی اطاعت اور فرمانبرداری کے اس پیمانہ سے اپنی محبتوں کے دعووں کو جانچیں کیونکہ سچی محبت اور اطاعت کو جانچنے کی یہی محک اور یہی پیمانہ ہے۔ آپ کا اثر انگیز خطاب تقریباً پون گھنٹہ جاری رہا۔

اس کے بعد مکرم عمری عبیدی مرحوم کے فرزند ارجمند مکرم بکری عبیدی صاحب آف تنزانیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد صبح کے اجلاس کی آخری تقریر مکرم رفیق احمد صاحب حیات، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے انگریزی زبان میں فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا 'صحابۂ حضور نبی کریم ﷺ کا جذبۂ اطاعت'۔

آپ کا خطاب بہت جامع مگر مختصر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ لندن میں 7 رجولائی 2005ء کے خودکش حملوں سے اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں ہوئی۔ چند سرپھرے بہکے ہوئے نوجوان ہرگز ہرگز نبی پاکؐ کے صحابہ سے کوئی بھی مماثلت نہیں رکھتے۔ اسلام کے معنی امن و سلامتی کے ہیں۔ ایسا امن جو خدا کے ساتھ بھی ہو اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی۔ ان تمہیدی کلمات کے بعد آپ نے صحابہ کرام کی سیرت سے متعدد درخشاں مثالوں سے ثابت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قوت قدسیہ نے ان میں جذبۂ اطاعت کا عجیب رنگ پیدا کر دیا تھا۔ آپ نے سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی مثال پیش کی کہ جب آپ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو بدوؤں کے ارتداد کے خدشہ سے انتہائی خطرناک حالات پیدا ہو چکے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اپنی وفات سے ذرہ پہلے اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں جو لشکر شام بھجوانے کے لئے تیار کیا تھا امن و امان کے قیام کے لئے اسے کچھ عرصہ کے لئے روک لیا جائے۔ اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے بڑے جوش سے یہ تجویز جو کبار صحابہؓ نے پیش کی تھی ردّ کر دی اور فرمایا کہ کس طرح ممکن ہے کہ ابن ابی قحافہ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے آخری حکم کی تعمیل نہ کرے۔ خواہ ہماری اور ہماری عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں پھیلی ہوئی ہوں مَیں کسی قیمت پر اپنے سید و مولیٰ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہیں کروں گا۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جب شراب حرام کی گئی تو اس وقت بعض صحابہ شراب پی رہے تھے لیکن جونہی انہوں نے یہ آواز سنی تو نشہ کی حالت کے باوجود انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے تحقیق کر لو، کہیں اعلان کرنے والے کو غلطی نہ لگی ہو بلکہ یہی کیا کہ پہلے مٹکے توڑ دو اور شراب گلیوں میں بہا دو پھر معلوم کریں گے کہ اصل حکم کیا تھا۔ تا حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد اور خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ذرہ بھی تاخیر نہ ہو۔

آپ نے بتایا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار یہ نظارہ دیکھ کر حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے کہ صحابہ کرام حضور نبی پاک ﷺ کی ایسے اطاعت کرتے تھے کہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کی ایسی اطاعت نہیں کی گئی ہوگی۔ جب نبی پاکؐ وضو فرماتے تو صحابہ پانی کے قطروں کو بڑھ بڑھ کر اپنے ہاتھوں پر لیتے اور اپنے جسموں پر برکت کے لئے ملتے تھے۔ نبی پاکؐ کچھ ارشاد فرماتے تو سکوت طاری ہو جاتا اور انتہائی ادب و احترام سے اسے سنتے۔ آپ کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں نیم وا رکھتے۔

آپ نے بتایا کہ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو انصار کے ساتھ معاہدہ کی رو سے انصار صرف مدینہ میں رہتے ہوئے حضورؐ کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ لیکن دشمن کی یلغار کو مدینہ سے باہر روکنے کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے انصار سے مشورہ لیا۔ اس پر انصار نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جب مکہ میں یہ معاہدہ آپ کے ساتھ ہوا تھا ہمیں آپؐ کے حقیقی مقام کا علم نہیں تھا۔ لیکن اب ہمیں آپ کے مقام کا حقیقی ادراک حاصل ہو چکا ہے۔ یا رسول اللہ ہم نے جو معاہدے کئے تھے انہیں آپ بالائے طاق رکھ دیں۔ ہماری حالت اب ایسی ہے کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے فرمائیں گے تو ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔ اے اللہ کے رسول! ہم موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا ربّ دشمن کے ساتھ لڑتے پھریں۔ اے پیارے رسول ہماری تو یہ حالت ہے کہ اگر دشمن نے آپ پر حملہ کیا تو ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی، دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی اور دشمن آپ تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔ آپ نے بہت سی مثالوں سے صحابہ کرام کے عدیم المثال جذبۂ اطاعت اور نبی پاکؐ کے ساتھ عاشقانہ تعلق پر روشنی ڈالی۔

عالمی بیعت

جلسہ سالانہ کے آخری روز نماز ظہر سے قبل عالمی بیعت ہوئی۔ دنیا سے آئے ہوئے نمائندگان، امرائے کرام، افسران صیغہ جات، ناظر صاحبان، وکلائے تحریک جدید اور جملہ مبلغین کرام ترتیب سے صف بہ صف بٹھائے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہلکے سبز رنگ کا کوٹ پہن کر تشریف لائے تو سب سے آگے ان لوگوں کو لایا گیا جو اس موقع پر بیعت کرنا چاہتے تھے یا اس سال انہوں نے بیعت کی توفیق پائی اور وہ اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان میں سے کچھ یورپین ممالک سے تعلق رکھتے تھے اور چند برطانیہ سے تھے۔ ان لوگوں کے ہاتھ حضور کے ہاتھ کے نیچے تھے۔ باقی سب احباب ایک دوسرے کی کمر پر ہاتھ رکھ کر حضور کے ساتھ جسمانی رابطہ کے لئے زنجیر کی طرح منسلک ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر حضور نے بڑے درد اور سوز کے ساتھ عہد بیعت کے الفاظ دہرائے۔ ہر فقرہ کے بعد جماعت احمدیہ عالمگیر سے تعلق رکھنے والے درجنوں زبانوں کے جاننے والے مائیکروفون کی مدد سے اپنی اپنی زبان میں وہی جملہ دہراتے تھے اور ایم ٹی اے کے رابطہ سے دنیا کے ہر براعظم کے کونہ کونہ میں ہر ملک کی جلسہ گاہوں میں، مساجد اور میٹنگ ہالز میں اور گھروں میں یہی جملہ دہرا کرامت واحدہ کا ایک عجیب اور حسین منظر پیش کر رہے تھے۔ دنیا کے 181 ممالک میں اس عہد بیعت کی تجدید امام مہدیؑ کے جانشین کے ذریعہ ﴿لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ﴾ (الصف:10) کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔

الحمدللہ! امسال 109 ممالک کی 290 قومیتوں سے تعلق رکھنے والے 2 لاکھ 9 ہزار 799 مرد و زن نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ۔

عالمی بیعت کے بعد حضور نے سجدہ شکر ادا کیا اور دنیا بھر کے ہر ملک اور ہر براعظم میں احمدی سجدہ میں گر گئے اور خدا تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے سجدہ شکر بجا لائے۔

اختتامی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب سے قبل مکرم فیروز عالم صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور ناروے کے مکرم عبدالمنعم صاحب ناصر نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کا منظوم کلام ”آؤ لوگو کہ یہی نور خدا پاؤ گے“ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم فرج عودہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کا عربی زبان کا قصیدہ سنایا۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزت مآب صدر مملکت غانا، عزت مآب صدر مملکت سری لنکا اور عزت مآب صدر مملکت ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔

ازاں بعد برطانیہ میں مختلف یونیورسٹیز، میڈیکل کالجز وغیرہ میں امتیاز حاصل کرنے والے افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے ایوارڈز دئے گئے۔

شام 5:20 بجے حضور انور کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مرکزی نکتہ توحید باری تھا۔ حضور نے فرمایا کہ سب تعریفوں کی مالک خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ خوشامد کی خاطر بندوں کی تعریف ناپسندیدہ ہے۔ حضور نے متعدد احادیث اور سیرت نبوی کے واقعات کی روشنی میں فرمایا کہ ان میں خدا تعالیٰ اور محض خدا تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت پر زور دیا گیا ہے۔ توحید کے قیام کے لئے نبی کریم ﷺ کی پیروی ضروی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ نے بھی اس لئے بار بار اتباع نبوی ﷺ پر زور دیا ہے۔ حضور نے اس صحابیؓ کا ذکر فرمایا جو ایک سریّہ میں امیر مقرر کئے گئے تھے اور ہر نماز بالجہر میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ معاملہ حضور نبی کریم ﷺ کے نوٹس میں لایا گیا اور آپ نے اس صحابی سے اس کا باعث دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ سورۃ مجھے بہت محبوب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بھی اس کی وجہ سے تم سے محبت کرتا ہے کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ کی توحید و تفرید بیان ہوئی ہے۔ ایک بار سورۃ اخلاص کے بارہ میں فرمایا کہ یہ قرآن کریم کا 1/3 حصہ ہے یعنی معانی اور مفاہیم کے اعتبار سے۔ نبی پاک ﷺ نے امت کے شرک سے بچنے کے لئے بڑی دعائیں کیں اور بہت تاکید فرمائی۔ حضور نے اس ضمن میں کتب احادیث میں موجود کئی دعاؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کی بعثت بھی توحید باری کے قیام کے لئے تھی۔ حضور نے بار بار مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے گناہ بخشے۔ وہ غور کریں کہ امام وقت مسیح و مہدی کے انکار کی وجہ سے وہ کس حالِ بد کو پہنچ گئے ہیں۔ ان میں یہ تفریق اور اختلاف کیوں ہیں جبکہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سچے مسلمانوں کے ساتھ کچھ اور ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں پھر مسلمانوں کو درد کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بدنصیب مولویوں کے پیچھے نہ چلیں جن کا کام صرف فساد پھیلانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تو مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ حسد نہ کریں، بغض نہ کریں، بھائی بھائی بن جائیں۔ کیا ان مولویوں کا نمونہ اس کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ جماعت احمدیہ سے حسد نہ کریں۔ جماعت احمدیہ نے وقت کے سچے امام کو مانا ہے لہذا ہمارے مقدر میں تو خدا تعالیٰ نے ترقی اور فتح و ظفر لکھ چھوڑی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مَیں درخواست کرتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے پیغام کو سنیں اور برکتیں حاصل کریں۔ کیونکہ اس کے خلاف جو بھی کوشش کریں گے ناکام و نامراد ہوں گے۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس بری حالت میں چھوڑا ہوا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ آپ نبی پاک ﷺ کے غلامِ صادق امام مہدی اور مسیح موعود اور ان کی جماعت سے کینہ رکھتے اور حسد کرتے ہیں۔ آپ اس جماعت کو کافر کہتے ہیں جس کا کام ہی تمام دنیا کو امۃ واحدہ بنانا اور توحید کا قیام کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں وقتاً فوقتاً آوازیں اٹھتی ہیں کہ پاکستانیوں کے حالِ بد کی اصلاح کے لئے مہدی کی ضرورت ہے لیکن افسوس ہے کہ جو امام مہدیؑ وقت پر تشریف لائے ان کا آپ نے انکار کر دیا۔

حضور نے جماعت کو بھی توجہ دلائی کہ آپ اپنا جائزہ لیں کہ آپ نے اپنے اندر کس قدر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں کیونکہ غیروں کو پیغام دینے سے ایک احمدی کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ احمدیوں پر لازم ہے کہ وہ خدائے واحد کے پیار کے لئے اپنے عمل کو مزید نکھاریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر انسان کلمہ طیبہ پر قائم ہو جائے تو توحید پر سچے دل سے عمل کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اس کے سینہ کو بغض، کینہ، حسد اور غصہ سے پاک کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دیکھیں جب تک چوہے زمین کے اندر موجود ہوں انسان کو چاہئے کہ وہ مت سمجھے کہ وہ طاعون سے محفوظ ہے۔ اسی طرح جب تک ہمارے نفس کے اندر برائیوں اور گناہوں اور حسد وغیرہ کے چوہے موجود ہیں مت سمجھیں کہ آپ محفوظ ہیں۔ دلوں کو بتوں سے پاک کرلیں، عبادت کریں، شرک سے بچیں، تفرقہ نہ ڈالیں اور حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں۔ حضور نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی پاک کے امتی اور غلام تھے اور خادم اسلام نبی اللہ تھے۔ اور آپ اس زمانہ میں حبل اللہ تھے۔ آج آپ کے بعد خلافت احمدیہ حبل اللہ ہے۔ نبی پاکؐ نے مومن کی مثال ایک جسم کی طرح دی تھی جس کے اگر ایک حصہ کو تکلیف پہنچے تو سارا وجود دکھ محسوس کرتا ہے۔ فرمایا ہمیں بھی اسی طرح ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے رہنا چاہئے۔ جب ہر احمدی ایک جسم کی طرح بن جائے گا تبھی کہہ سکیں گے کہ ہم توحید کو ماننے والے ہیں۔ حضور نے فرمایا: ہمارے جلسوں کا مقصد بھی توحید کا قیام ہے۔ خدا کرے آپ کا ہر قدم توحید کے قیام کی طرف بڑھنے والا ہو اور خدا تعالیٰ ہمیں جلد تر ترقیات سے نوازے۔

حضور نے حاضرین جلسہ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ سب کو خیریت کے ساتھ اپنے گھروں میں لے جائے۔ احتیاط کے ساتھ سفر کریں اور جو پاک تبدیلیاں یہاں آپ میں پیدا ہوئی ہیں خدا کرے کہ وہ دائمی بن جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ کی حاضری اس سال بھی کم و بیش سال گزشتہ کے قریب ہے۔ جلسہ کی کل حاضری 25249 ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے پرسوز دعا کروائی اور جلسہ نہایت حسن و خوبی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ۞۞۞

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

دہریت اور احمدیت کے بلاکوں کی نئی کشمکش

جب سے جناب الٰہی کی طرف سے اپنے محبوب بندہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو قبائے خلافت پہنائی گئی ہے افریقہ، امریکہ، سپین اور ہندوستان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام امن سے گونجنے لگے ہیں۔ دہشت گرد دہریت میں ہلچل مچ گئی ہے اور بنگلہ دیش انڈونیشیا کے بعد پاکستان میں احمدیہ پریس ربوہ پر پابندی اسی سلسلہ کی کڑی ہیں جو براہ راست خدا تعالیٰ کی آسمانی سپریم کورٹ کے فیصلوں کے خلاف بغاوت ہے جس نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود کے ذریعہ پہلے سے یہ خبر دی کہ بہت سی روکیں پیدا ہونگی مگر خدا تعالیٰ اپنی قہری تجلی اور زور آور حملوں سے ان کو ہٹا دے گا اور اپنا یہ وعدہ پورا کرے گا کہ ”میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ اس دوسرے گروہ پر تا بروزِ قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے“۔

(اشتہار ۲۰ / فروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ حضرت اقدس نے مارچ ۱۹۰۶ء میں اپنی تالیف ”تجلیات الٰہیہ“ میں پہلے تو یہ بتا دیا کہ خدا تعالیٰ نے بذریعہ وحی میرے ہاتھ میں دین اسلام کے پھیلانے کی خوشخبری دی ہے۔ ”اب میرے ذریعہ سے اس کی جلالی چمک دنیا کی ہر ایک طرف پھیل جائے گی اور جس طرح تم بجلی کو دیکھتے ہو کہ ایک طرف سے روشن ہو کر ایک دم میں تمام سطح زمین کو روشن کر دیتی ہے اسی طرح اس زمانہ میں ہوگا“۔ (یہ وحی کس طرح ۱۹۹۴ء سے ایم ٹی اے کے ذریعہ بڑی شان و شوکت سے پوری ہو رہی ہے اس پر ساری دنیا شاہد ناطق ہے۔) حضرت اقدس نے اس وحی کا تذکرہ کرنے کے بعد خدا کے حکم سے پیشگوئی فرمائی:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“۔

اخبار ”الفضل“ کی بے مثال نوّے سالہ ملّی و اسلامی خدمات

عالمی مسلم صحافت میں اخبار ”الفضل“ کی نوّے سالہ ملّی اور قومی خدمات آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگاتی رہیں گی۔ یہ وہ واحد اخبار ہے جو ۱۸/جون ۱۹۱۳ء سے اب تک مسلمانان عالم کی بے لوث خدمات انجام دے رہا ہے۔ بیسویں اکیسویں صدی کی کوئی مذہبی تاریخ اس کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ شہرہ آفاق اخبار ہے جس کا نصب العین ہمیشہ دین حق کا دفاع رہا ہے۔ اسی پاداش میں کئی بار ظالمانہ طور پر قانونی شکنجوں میں جکڑ دیا گیا۔ سنگین مقدمات بنائے گئے۔ اس کی اشاعت پر پابندیاں لگائی گئیں۔ دنیا کا کون سا محقق اور ریسرچ سکالر ہے جو ثابت کر سکتا ہے کہ کونسا مسلم اخبار ہے جو قریباً پون صدی سے مظلوم ملّت اسلامیہ کے حقوق کا علمبردار رہا ہے۔ کس نے فرانسیسی قبضہ شام کے خلاف احتجاج کیا؟ کس نے سعودی حکومت کے قیام پر مسلمانوں کو اس کی حمایت کرنے کا سبق دیا؟ وہ کون تھا جس نے جلالت الملک سلطان عبدالعزیز کے پٹرول کی برآمد کے لئے غیر مسلم فرموں سے معاہدہ کا زبردست خیر مقدم کیا جبکہ احراری لیڈر اس معاہدہ کی بناء پر اپنے اخبار ”مجاہد“ میں زور و شور سے یہ پراپیگنڈا کر رہے تھے کہ شاہ ابن سعود انگریزوں کے ہاتھوں بِک گئے ہیں۔ ان دنوں الفضل نے ۳/ستمبر ۱۹۳۵ء (صفحہ ۹۔۱۰) کی اشاعت میں اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ شائع کیا کہ:

”سلطان کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ۔ اس سے سلطان ابن سعود کی طاقت کمزور ہو گی تو عرب کی طاقت بھی کمزور ہو جائے گی۔ اب ہمارا یہ کام ہے کہ دعاؤں کے ساتھ سلطان کی مدد کریں اور اسلامی رائے کو ایسا منظّم کریں کہ کوئی طاقت سلطان کی کمزوری سے فائدہ نہ اُٹھا سکے“۔

پھر میں کہتا ہوں وہ کونسا اسلامی جریدہ ہے جس نے ۳/جولائی ۱۹۴۲ء کے دوران مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے اپنے امام کے الفاظ میں مصر اور حجاز مقدس کے لئے اس درجہ اسلامی غیرت کا مظاہرہ کیا کہ احراری اخبار ”زمزم“ نے ۱۹/جولائی ۱۹۴۲ء کو لکھا:

”موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے“

پھر کس نے نہرو رپورٹ کے زمانہ سے بنگال کے مظلوم مسلمانوں کے حقوق کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی؟۔ وہ کونسا اخبار ہے جس نے اگست ۱۹۴۶ء میں انڈونیشن کی تحریک آزادی کے حق میں اس وقت آواز بلند کی جب وہ سامراج کے چنگل میں ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے اور تمام مسلم ممالک تماشائی بنے ہوئے تھے؟۔ دنیائے اسلام کا وہ کونسا روزنامہ تھا جس نے بیک وقت فلسطینی اور کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر زبردست احتجاج کیا۔ پھر بتاؤ ہاں خدا کے لئے بتاؤ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کوئی ایک بھی ایسا اخبار ہے جس نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں بھی حصہ لیا اور پھر پاکستان کے نقشہ عالم پر ابھرتے ہی اس کو اسلامستان کی بنیاد بنانے اور مسلم امہ کے شاندار مستقبل کے لئے اس نصب العین کا کھلے لفظوں میں اعلان کیا کہ:۔

”پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آ گیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔ اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔ مگر پھر پاکستان ایک چھوٹی چیز ہے۔ ہمیں اپنا قدم اس سے آگے بڑھانا چاہئے اور پاکستان کو اسلامستان کی بنیاد بنانا چاہئے۔

بے شک پاکستان بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک عرب بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک حجاز بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک مصر بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک ایران بھی ایک اہم چیز ہے مگر پاکستان اور عرب اور حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک کی ترقیات صرف پہلا قدم ہیں۔ اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔ ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے۔ ہم نے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہمیں پاکستان کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں مصر کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں عرب کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں ایران کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے۔ مگر ہمیں حقیقی خوشی تب ہو گی جب سارے ملک آپس میں اتحاد کرتے ہوئے اسلامستان کی بنیاد رکھیں۔ ہم نے اسلام کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا۔ اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا صرف مکّہ اور مدینہ ہی انشاءاللہ کامیاب ہوں گے“۔

(سیدنا مصلح موعود کا بصیرت افروز خطاب ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء۔ الفضل ۲۳/ مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۷)

حضرت بانئ ”الفضل“ کی درگاہ عالی میں فریاد اور پُرشکوہ عزم

ربوہ پریس اور الفضل اور دیگر مرکزی جرائد کی پابندی کی جگر پاش اطلاع سے جوش ملیح آبادی کا یہ شعر زبان پر جاری ہو گیا جو انہوں نے تقسیم ہند کے بعد اُس دور کے بھارتی حکمرانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا جو بھارتی مسلمانوں سے وفاداری کا ثبوت طلب کر رہے تھے اور انہیں غدار قرار دے رہے تھے۔

ہم ہیں غدار تو پابندِ وفا تم بھی نہیں
اپنی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں

اب آخر میں بانی الفضل کا بصیرت افروز کلام ملاحظہ فرمائیے جو الفضل ۲۹/ اپریل ۱۹۲۰ء میں شائع شدہ ہے۔

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں
اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں
یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اَور، ہم بھریں
اغیار کا بھی قضیہ چکانا پڑے ہمیں
سن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اس کے شور مچانا پڑے ہمیں
پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں
محمودؔ کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

۞۞۞۞۞

خطبہ جمعہ

یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے خاص دن ہیں۔ ان دنوں میں دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز قرآن مجید ،احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مہمانوں کے لئے خاص طور پر نہایت اہم اور تاکیدی ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 29/جولائی 2005ء بمطابق 29/وفا 1384ہجری شمسی بمقام رشمور ایرینا (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ با قاعدہ جلسہ کے افتتاح کے ساتھ جماعت احمدیہ U.K. کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔لیکن جلسے کی رونق، اس کے کام، مہمانوں کی آمد اور گہما گہمی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی دنوں سے شروع ہے۔اسی طرح جلسے کی تیاریاں بھی ہو رہی تھیں، اس نئے علاقے میں کافی کام تھا اور یہاں مقامی جماعت کی کافی گہما گہمی تھی۔

گزشتہ خطبے میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مَیں نے میزبانوں کو، مہمان نوازی کرنے والوں کو، مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو، مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تھی۔آج کے خطبے میں مَیں مہمانوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔مہمانوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں جن کو اگر مہمان اچھی طرح ادا کریں تو معاشرے میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے، آپس کے تعلقات مزید نکھرتے ہیں۔پس جہاں مومن کو یہ حکم ہے کہ مہمان کا خیال رکھو، اُس کو اُس کا حق دو، وہاں مہمانوں کو بھی ہدایات دی گئی ہیں کہ تم نے اپنے مہمان ہونے کے حقوق کس طرح استعمال کرنے ہیں اور فرائض کس طرح ادا کرنے ہیں۔تم نے مہمان بن کر گھر میں کس طرح جانا ہے، کب جانا ہے اور مقصد پورا کرنے کے بعد، کام پورا ہو جائے تو پھر واپس آ جانا ہے۔گھر والوں کے لئے تنگی کے سامان نہیں کرنے۔اگر مہمان ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو معاشرے کے ہر طبقے میں، مختلف حالات میں جو تعلقات ہیں ان کی وجہ سے جو بے چینیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں وہ ختم ہو جائیں۔عموماً معاشرے میں، خاص طور پر ہمارے ملکوں میں یہ ہوتا ہے کہ اچانک بہت سے مہمان آ گئے۔گھر والے پریشان ہیں کہ کیا کریں۔بعض دفعہ ایسے حالات نہیں ہوتے کہ ان کی اچھی طرح خدمت کر سکیں اس لئے فرمایا کہ ﴿لَاتَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (النور:28) کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو، ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔اجازت کے جو طریقے سکھائے گئے ہیں یہ گھر پہنچ کر ہی نہیں بلکہ آج کل کے زمانے میں تو دور بیٹھ کر بھی اجازت لی جا سکتی ہے۔جب اجازت مل جائے، گھر والے بھی تیار ہوں ان کو پتہ ہو کہ ہمارے مہمان فلاں تاریخ کو آ رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر اس گھر میں جائیں۔

یہاں جلسے پر جو مہمان آتے ہیں دوسرے ملکوں سے، ان کو تو خیر باہر سے آنا ہوتا ہے، جہاز پر آنا ہوتا ہے اطلاع بھی ہوتی ہے تا کہ کوئی ریسیو (Recieve) کرنے والا بھی مل جائے اور پھر سواری بھی میسر آ جائے اور رہائش گاہوں میں یا گھروں میں لایا بھی جا سکے۔لیکن چونکہ مہمان نوازی کا عموماً ذکر ہو رہا ہے اس لئے مَیں یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ عام طور پر ہمارے ملکوں میں جو نفسیات ہے، ہمارے ملکوں میں لوگوں کو یہ عادت ہے کہ اچانک کسی کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔پاکستان میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔اور یہ عادت چونکہ اب مہمانوں اور میزبانوں دونوں کا مزاج بن چکا ہے اس لئے عموماً دونوں فریق زیادہ محسوس نہیں کرتے۔اس صورت میں اگر کھانے وغیرہ میں دیر ہو جائے تو بعض اوقات بعض مہمان شکوہ کرتے ہیں کہ دیکھو دوپہر کا کھانا ہمیں شام کو جا کر دیا۔گو کہ پاکستان میں ہمارے دیہاتوں میں یہ عادت بھی ہے کہ وہ اطلاع دے کر بھی جائیں تب بھی پہنچنے کے بعد ہی کھانا پکانا شروع کرتے ہیں۔تو بہرحال یہ چھوٹے چھوٹے شکوے پھر بڑے شکوے بننے شروع ہو جاتے ہیں۔اور خاص طور پر ان رشتوں میں جو بڑے نازک رشتے ہوتے ہیں۔بچوں کے سسرال والوں کا معاملہ آ جاتا ہے تو اس طرح پھر دلوں میں دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔یہ پاکستان کی جو مَیں مثال دے رہا ہوں یہ پاکستان کی یا کسی خاص طبقے کی مثال نہیں ہے۔ان مغربی ممالک میں بھی میرے سامنے ایسی مثالیں ہیں کہ بغیر اطلاع کے بے وقت کسی کے گھر پہنچ گئے خواہ اپنے کسی عزیز کسی رشتے دار کے گھر ہی پہنچے اور گھر والے نے سمجھا کہ اس وقت آئیں ہیں تو کھانا کھا کے ہی آئے ہوں گے اور جب گھر والے نے کچھ دیر کے بعد چائے پانی وغیرہ کے متعلق پوچھا تو یہ شکوے پیدا ہوئے کہ مجھے کھانے کے بارہ میں کیوں نہیں پوچھا، بڑا بد اخلاق ہے، یہ ہے، وہ ہے۔تو یوں رشتوں میں پھر دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔آجکل کے زمانے میں جس طرح مَیں نے کہا، رابطے کا نظام بہت تیز ہے، اطلاع کرنے کا نظام بڑا تیز ہے۔فون کر کے اطلاع کرنی چاہئے، پوچھنا چاہئے کہ فلاں وقت مَیں آ رہا ہوں یا مَیں آنا چاہتا ہوں اگر مصروفیت نہ ہو اور وقت دے سکو تو مَیں آ جاؤں۔تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ آداب اس وقت سکھا دیئے جب کسی کو ان آداب کا پتہ ہی نہیں تھا۔

پھر ایک جگہ حکم ہے کہ دعوت پر اگر بلایا جائے تو پھر جاؤ اور وقت پر جاؤ۔اور پھر جب دعوت سے فارغ ہو جاؤ تو واپس آ جاؤ۔بعض تو بڑی کھلی دعوتیں ہوتی ہیں شادی بیاہ وغیرہ کی۔ساری ساری رات ہُو ہا ہوتی رہتی ہے، شور شرابے ہوتے رہتے ہیں۔ہماری جماعت میں تو کم ہے مگر غیروں میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔وہاں تو وقت کی پابندی نہیں ہوتی لیکن بعض سنجیدہ مجلسیں بھی ہوتی ہیں، جماعتی دعوتیں بھی ہوتی ہیں۔یا ایسی دعوتیں ہوتی ہیں جو جماعتی جگہوں پر کی جا رہی ہوتی ہیں۔تو ان میں ان سب آداب کا خیال رکھنا چاہئے جو ان دعوتوں کے لئے مہمانوں کو ادا کرنے ضروری ہیں۔انہوں نے وقت پر جانا بھی ہے اور فارغ ہو کر اٹھ کر واپس آ جانا بھی ہے۔ تو اس طرح کے مہمانوں کے لئے بے شمار احکامات ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کی دعوت کی۔کہیں سے کھانا آیا اور لوگوں کو بلا لیا کہ آ جاؤ۔تو راوی کہتے ہیں کہ جب ساروں نے کھانا کھا لیا تو اکثر لوگ تو چلے گئے، بعض ان میں سے بیٹھے رہے اور باتوں میں مصروف ہو گئے۔تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس بیٹھے نہیں بلکہ آپؐ اٹھ کر امہات المومنین کے حجرے کی طرف چلے گئے۔ آخر جب کچھ دیر کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے تو پھر آپؐ واپس اپنی جگہ پر آ گئے۔

کئی کام ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اور بھی اپنی مصروفیات تھیں۔ان کے لئے خاص طور پر اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ خیال رکھا کرو اور بیٹھے باتیں نہ کرتے رہا کرو۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنو۔پھر یہ حکم جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں ہیں وہاں بعض دوسرے حکموں سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا ایک عمومی رنگ بھی ہے۔بعض دفعہ گھر والوں نے رات کو دعوت کے بعد برتن سمیٹنے ہوتے ہیں، کام سمیٹنا ہوتا ہے۔لیکن اگر لوگ بیٹھے رہیں تو بلاوجہ کی پریشانی ہوتی ہے۔تو اس لئے یہ جو حکم ہیں، یہ عمومی رنگ بھی رکھتے ہیں اور مسلمان معاشرے کے لئے، احمدی معاشرے کے لئے

یہ ضروری ہے کہ ان پر عمل کیا جائے۔ضمناً ذکر کردوں کہ یہاں مثلاً بیت الفتوح میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسیع جگہ ہے بڑے بڑے ہال ہیں،لوگ اپنی شادیوں کے فنکشنز کے لئے لے لیتے ہیں۔ٹھیک ہے جماعت کے لوگوں کو ایک اچھی جگہ میسر ہے، بے شک استعمال کریں۔لیکن اتنا ذہن میں رکھیں کہ یہ تمام کام جو وہاں ہو رہا ہوتا ہے ،اس سارے کام کو سمیٹنے والے سب والنٹیئرز ہوتے ہیں۔کوئی پیڈ(Paid) طبقہ ان کاموں کے لئے جماعت نے نہیں رکھا ہوا۔والنٹیئر ز نے عموماً شادی کے فنکشن کے بعد کام سمیٹنے ہوتے ہیں۔لیکن بعض دفعہ فنکشن ختم ہو جاتا ہے اور لوگ گھنٹوں بعد بھی، رونق لگائے رہتے ہیں، بیٹھے تصویریں کھنچواتے رہتے ہیں۔اور والنٹیئر ز بے چارے بعض دفعہ رات کو ایک دو بجے گھروں کو پہنچتے ہیں۔تو ان ہالوں کو استعمال کرنے والوں کو ان والنٹیئر ز کا ،ان خدمت کرنے والوں کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ انہوں نے بھی اپنے گھروں کو جانا ہوتا ہے۔ٹھیک ہے آپ مہمان ہوتے ہیں اور وہ بے چارے کچھ کہہ نہیں سکتے۔لیکن بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بعض دفعہ وقت پر اپنا فنکشن ختم کر جاتے ہیں۔اور جب یہ والنٹیئر ز وقت پر ختم کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو اس سے صاف پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ بعض لوگ ان سے کافی زیادتی کر جاتے ہیں۔تو یہاں رہنے والوں کو مَیں کہہ رہا ہوں، ہمیں بھی، جو بعض موقعوں پر مہمان بنتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر بعض دفعہ بعض مہمان بڑے مشکل ہوتے ہیں جیسا کہ مَیں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ کھانا وقت پر نہ ملے، اچھا نہ ملے تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں، شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔تو ایسی باتوں سے بھی ایک احمدی کو بچنا چاہئے۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اور اگر روزہ سے ہے تو حمد و ثنا اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے۔اور اگر روزے دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا خوشی سے کھائے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

تو فرمایا کہ جو پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھانا چاہئے۔اور یہ خوشی سے کھانا ہی ہے جو مہمان اور میزبان کے رشتے کو مزید مضبوط کرتا ہے۔اس میں پہلا سبق یہی ہے کہ اگر دعوت دی گئی ہے تو دعوت کو قبول کرو۔کیونکہ یہ بھی رشتوں میں تعلق اور مضبوطی کو قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا دوسری بات جو بیان فرمائی کہ بغیر اعتراض کے کھانا چاہئے، خوشی سے کھانا چاہئے۔دعوت کرنے والے نے اخلاص سے اہتمام کیا ہوتا ہے۔اس کا اظہار کرنا چاہئے۔ایک مومن مہمان اپنے ساتھ برکتیں لے کر آتا ہے اس لئے ہمیشہ ایسا مہمان بننا چاہئے جو برکتیں لانے والا مہمان ہو اور کبھی ایسے مہمان نہ بنیں جو گھر والوں کے لئے پریشانی کا باعث ہوں۔ بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کھانا گھر والے نے تھوڑا پکایا اور مہمان اچانک آ گئے تو اس وقت مل جل کر کھانا چاہئے۔کوشش کرنی چاہئے کہ ایک تو احتیاط سے کھائیں اور کھانا ضائع نہ ہو۔دوسرے، دوسرے مہمانوں کا خیال رکھتے ہوئے اس طرح کھایا جائے کہ سب کو حصہ رسدی مل جائے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے۔(مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة المواساة فی الطعام)

جلسہ کے دنوں میں بعض اوقات ایسے ہو جاتا ہے کہ کھانے میں وقتی طور پر کمی آ جاتی ہے۔اس لئے ایک تو یہ کہ کھانا کھانے والوں کو، مہمانوں کو اس وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔ویسے تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، عموماً جلسے کے دنوں میں اگر کھانے میں وقتی کمی آ جائے۔بعض دفعہ اگر سالن ہو بھی تو روٹی میں کمی آ جاتی ہے تو وہ بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ انتظام فرما دیتا ہے، جلدی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔گزشتہ سال مثلاً مشین میں چند گھنٹوں کے لئے خرابی ہو گئی جس کی وجہ سے پریشانی ہوئی لیکن کیونکہ متبادل انتظام تھا اور اس عرصے میں مشین بھی ٹھیک ہو گئی تو اتنا احساس نہیں ہوا۔تو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ خود جلدی انتظام بھی فرما دیتا ہے۔

ایک دفعہ ربوہ میں روٹی پکانے والوں نے ہڑتال کر دی یا پیڑے بنانے والوں نے کام سے انکار کر دیا۔روٹی کے پیڑے وہاں مشین سے نہیں بنتے۔ایک دفعہ عین موقعے پر بڑی دِقّت پیدا ہو گئی۔تو اللہ تعالیٰ نے ویسے تو جماعت کے افراد کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کا بڑا ملکہ دیا ہوا ہے اور جب بھی کوئی ایسے حالات پیدا ہوں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایک تو یہ اعلان فرمایا کہ ہر شخص دو روٹیوں کی بجائے (کیونکہ فی کس عموماً دو روٹیوں کا اندازہ رکھا جاتا ہے) ایک کھائے۔اور پھر ربوہ کے گھروں کو کہا کہ تم روٹیاں بنا کر بھجواؤ۔تعداد تو اس وقت مجھے یاد نہیں بہرحال ہر گھر کے ذمہ معین مقدار لگائی گئی تھی آٹے کی یا روٹیوں کی۔تو گھروں سے مختلف سائزوں کی روٹیاں آنی شروع ہو گئیں جو تقسیم کے لئے لنگر خانوں میں آ جاتی تھیں، وہاں سے تقسیم ہو جاتی تھیں۔گو اس کے بعد فوری طور پر حالات ٹھیک بھی ہو گئے۔لیکن اس ارشاد کی وجہ سے جو حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ان دنوں میں میرا خیال یہی ہے کہ تقریباً سارا جلسہ ہی لوگوں نے ایک روٹی پر گزارا کیا اور یوں اپنی خوراک نصف کر لی اور دو کے کام آ گئی۔تو یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر چھوٹے چھوٹے ارشادات فرمائے ہیں ان کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور جب موقع آئے تب پتہ لگتا ہے کہ ان کی کیا اہمیت ہے۔اور ان پر عمل کرنے والے بھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے۔مجھے یاد ہے ربوہ میں جب جلسے ہوتے تھے یا جب تک میں وہاں رہا، جلسوں کی ڈیوٹیاں دیتا رہا، تو روزانہ رات کو متوقع مہمانوں کی حاضری کو سامنے رکھتے ہوئے اور جو اس دن کھانا استعمال ہوا تھا، اس دن کی جو حاضری تھی اس کو سامنے رکھتے ہوئے، یہی طریق کار ہے کہ افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے اگلے دن کا جو آرڈر ملا کرتا تھا کہ اتنا کھانا پکانا ہے، اتنی روٹی پکانی ہے۔تو مَیں نے یہ دیکھا ہے کہ عموماً اتنی تعداد میں روٹی پکا نہیں کرتی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے تک کے جو اندازے ہوتے تھے روٹی کی تعداد اتنی ہی ہوتی تھی۔لیکن جب آخری وقت آتا تھا تو جو روٹی تقسیم ہوتی تھی وہ اتنے مہمانوں کی یا اس سے زیادہ کی ہوتی تھی جتنا کہ آرڈر دیا جاتا تھا۔تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت بڑی پریشانی ہوا کرتی تھی کہ روٹی پوری کس طرح ہو گی مہمان بھوکے رہ جائیں گے، ابھی شور پڑ جائے گا، ابھی خلیفة المسیح کو رپورٹ ہو جائے گی کہ مہمان بھوکے رہ گئے۔اور پھر بڑی فکر میں اور دعاؤں میں وقت گزرا کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے انتظامات فرما دیتا تھا کہ یا تو لوگوں کے پیٹ چھوٹے ہو جاتے تھے یا کیا وجہ ہوتی تھی، بہرحال لوگ پیٹ بھر کر کھانا بھی کھا لیتے تھے اور ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ اس کم روٹی سے اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں لوگوں نے کھانا کھایا ہے۔بعض دفعہ اتنی کمی ہوتی تھی کہ اگر تعداد کو گنا جائے تو ایک ایک آدمی کا کھانا جو تھا وہ تین تین کے لئے کافی ہوا کرتا تھا۔تو یہ برکت کے نظارے ہمیں جلسے کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نظر آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ خوراک میں برکت ڈالتا ہے۔

پھر مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس پر اگر عمل کیا جائے تو دونوں طرف کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔اس کی پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے جبکہ عمومی مہمان نوازی تین دن تک ہے۔اور تین دن سے زائد صدقہ ہے۔مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے کہ جو اس کو تکلیف میں ڈال دے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف وخدمته ایاه بنفسه)

اس حدیث کا پہلا حصہ مَیں نے میزبانوں سے متعلق جو گزشتہ خطبہ تھا اس میں بیان کیا تھا۔لیکن مہمانوں کے فرائض کا حصہ چھوڑ دیا تھا۔تو جہاں میزبانوں کو فرمایا کہ تم نے مہمان نوازی کرنی ہے اور ایک دن رات تو اچھی طرح کرنی ہے اور پھر عمومی مہمان نوازی ہے جو تین دن رات تک چلے گی۔اور فرمایا کہ اس سے زائد جو ہے وہ صدقہ ہے۔اب صدقہ بھی دیکھیں نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔تو گھر والوں کا یا تمہاری نیکیوں میں اضافے کا باعث ہی بنے گا۔لیکن ہر ایک کے حالات ہوتے ہیں۔اور اس کے مطابق ضروری نہیں ہے، لازمی نہیں ہے کہ ہر کوئی اس قابل بھی ہو کہ صدقہ بھی دے سکے۔تو پھر اسی طرح نارمل زندگی گزرے گی جس طرح عام گھر میں لوگ گزار رہے ہوتے ہیں۔اور اگر مہمان زیادہ دیر رہتا ہے تو پھر گھر والے کی مرضی ہے کہ جس طرح عام روکھی سوکھی کھا کر گھر والے گزارہ کر رہے ہیں، مہمان بھی ان کے ساتھ اسی طرح گزارہ کرے۔بعض دفعہ یہ ہوتا ہے حالات ایسے نہیں ہوتے ، اس لئے گھر والوں نے کسی کھانے کا ناغہ بھی کر دیا، یا کوئی ہلکی پھلکی غذا کھا لی تو پھر مہمان کو یہ شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ اسے اسی طرح کا کھانا ملے، اسی طرح کی غذا ملے بلکہ پھر جس طرح گھر والے گزارہ کر رہے ہیں اسی طرح وہ بھی گزارہ کرے۔اور مہمان کو صدقے کا لفظ استعمال کر کے یہ توجہ دلا دی کہ اگر اب زائد مہمان نوازی کروا رہے ہو تو

www.Budget-Hardware.de

Web Designing

Callshop اور Internet Cafe's

نیز کمپیوٹر کا ہر قسم کا سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

+49 179 9702505 +49 611 58027984

info@budget-hardware.de www.budget-hardware.de

صدقہ کھا رہے ہو۔ ویسے تو اگر تمہیں یا کسی کو عام طور پر صدقے کی کوئی چیز دی جائے تو بڑا برا منائیں گے کہ انہیں صدقہ دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک صدقے کی قسم ہے کہ زبردستی کسی کے ہاں لمبا عرصہ مہمان بن کر رہا جائے۔ اور اس طرح گھر والوں کے لئے تکلیف کا باعث بنا جائے۔

ضمناً یہاں ربوہ کے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کا ذکر کر دیتا ہوں۔ اس کا بڑا وسیع سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ پندرہ سو سے لے کر دو ہزار آدمی وہاں کھانا کھاتے ہیں۔ کافی بڑی تعداد میں مہمان آ کر ٹھہرتے ہیں۔ وہاں بھی بعض دفعہ دھونس جمانے والے مہمان آ جاتے ہیں، زبردستی کرنے والے مہمان آ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ ہے ہم چاہے جتنا مرضی ٹھہریں تم ہمیں انکار کرنے والے کون ہوتے ہو۔ یہ کہنے والے کون ہو کہ میاں اتنے دن ہو گئے ہیں اب گھر جاؤ۔ تم ہمیں نہیں روک سکتے۔ تو بہرحال جیسا کہ حدیث میں ہے، اسی اصول کے تحت اور اسی حکم کے تحت عموماً مہمانوں کو تین دن کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ اگر اس سے زیادہ آپ کے یہاں ٹھہرنے کی کوئی جائز وجہ ہے مثلاً علاج وغیرہ ہے یا اور کوئی اس قسم کی کوئی دوسری ضرورت ہے تو پھر ایک انتظام ہے اس انتظام کے تحت اجازت لے لیں۔ پھر بے شک ٹھہریں۔ تو بہرحال مہمانوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ اس طرح کا رویہ رکھیں جو میزبان کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ لیکن میزبان جو ہیں یا لنگر خانے والے جو ہیں یا مہمان نوازی کے شعبے جو ہیں ربوہ میں آجکل لنگر خانے کو دارالضیافت کہتے ہیں تو اس کی انتظامیہ کا یا کارکنوں کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی بھی مہمان سے سخت رویہ اختیار کریں۔ وہ اپنے بالا انتظام کو اطلاع کر کے اس سے ہدایت لے سکتے ہیں لیکن رویوں میں سختی نہیں آنی چاہئے جس سے مہمانوں کو تکلیف ہو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے آپؐ نے یہ ساری باتیں بیان فرما کر فرمایا کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الضیافة وغایة الضیافة الی کرھی)

اوپر کی حدیث کی یہ نصیحت بتاتی ہے کہ اگر مہمانوں کو احساس دلانا ہے تو اس کا اظہار اتنی سختی سے نہ ہو کہ مزید جھگڑے شروع ہو جائیں۔ اور یہ نصیحت مہمانوں کے لئے بھی ہے کہ تم اپنے میزبان سے اچھے کلمات میں بات کرو۔ اچھی بات ہی کہا کرو۔ تو دونوں طرف کے لئے یہ نصیحت ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے اچھی بات کہیں۔

پھر ایک ایسی ہی روایت میں جب صحابہ نے پوچھا کہ گھر والوں کو تکلیف میں ڈالنے سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا تکلیف میں ڈالنا اس طرح ہے کہ گھر والے کے پاس کھلانے کو کچھ نہ ہو اور وہ (مہمان) اس کے پاس ٹھہرا رہے۔ (مسلم کتاب اللقطة باب الضیافة)

تو دیکھیں ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے کس گہرائی میں جا کر آپؐ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ بعض گھر والے مہمان کی وجہ سے اس طرح بھی تکلیف میں پڑ جاتے ہیں کہ مہمان کا حق ادا کرنے کے لئے، مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کے لئے قرض لے کر بھی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں، برادریوں میں یہ رواج ہے کہ جان بوجھ کر کسی پر مہمان نوازی کا بوجھ ڈال دو۔ اور خاص طور پر غیر احمدی معاشرہ میں (احمدیوں میں تو نہیں) جب کسی کی موت وغیرہ ہو تو اس پر بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ ایک تو اس بے چارے غریب آدمی کا کوئی عزیز رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے اس پر مزید کھانے وغیرہ کا بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ دیکھیں کس حد تک یہ مہمان نوازی کرتا ہے۔ اسی طرح شادیوں پر کھانے کا ضیاع کیا جاتا ہے اور اگر کوئی نہ کرے تو پھر اس کو بدنام کیا جاتا ہے۔ تو یہ انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی معاشرہ تقریباً اس سے محفوظ ہے۔ کہتے ہیں کہ مہمان رحمت ہوتا ہے۔ تو ایسے بوجھ ڈالنے والے کی وجہ سے وہ مہمان گھر والوں کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔ اس لئے باہر سے آنے والوں کو مَیں خاص طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وقت کی پابندی کی جائے خاص طور پر پاکستان سے آنے والوں کو جن کے عزیز رشتہ دار، واقف کار یہاں ہیں۔ جن کے ہاں وہ مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں کہ یہاں لوگوں نے کام پر بھی جانا ہوتا ہے اور ان کے لئے کام کرنا بھی ضروری ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نکمے اور گھر بیٹھنے والے ہوں۔ اس لئے مہمان غیر ضروری توقعات اپنے میزبانوں سے نہ رکھیں کہ وہ آپ کے لئے اپنے کام کا حرج کر کے آپ کو سیریں بھی کروائیں اور آپ کی دوسری خواہشات کو بھی پورا کریں۔ اور آپ کی مرضی کے مطابق اپنے پروگرام رکھیں۔ پس ہمیشہ اپنے میزبانوں کے لئے تکلیف کا باعث بننے سے احتراز کریں، پرہیز کریں۔ اور ان کے لئے رحمت کا باعث بنیں۔ پھر آپؐ نے ہمیں یہ اخلاق بھی سکھائے کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو صرف وہی جائے جس کی دعوت ہے اور اگر خصوصی حالات ہیں تو پھر گھر والے سے پوچھ کر زائد مہمان لے جا سکتے ہو۔ کھانے کا انتظام محدود ہوتا ہے اور دوسرے انتظامات ہوتے ہیں۔ اگر زائد مہمان ہو جائیں تو اس انتظام میں مہمانوں کی وجہ سے بعض دفعہ خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا اپنے قصائی غلام کی طرف گیا اور اس سے کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے بلا بھیجا۔ جب آنحضرت ﷺ چلے تو ایک اور شخص بھی آپؐ کے پیچھے ہو لیا جو دعوت کے لئے بلانے کے وقت موجود نہ تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس کے دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے گھر والے سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی آ گیا ہے جو اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھا جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی۔ اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آ جائے۔ اس نے عرض کی ہماری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی ساتھ آ جائے۔

(ترمذی کتاب النکاح۔ باب ما جاء فیمن یحیء الی الولیمة من غیر دعوة)

یہ جو نمونے آپ ﷺ نے قائم فرمائے۔ یہ ہمیں نصیحت کے لئے اور ہمیں ان باتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔ آپؐ اگر زائد مہمان بغیر پوچھے لے بھی جاتے تو گھر والے نے کیا کہنا تھا۔ گھر والوں کو تو پتہ تھا کہ اگر ایک کیا سو آدمی بھی آنحضرت ﷺ لے آئیں گے تو آپؐ کی دعا سے کھانے میں برکت پڑ جائے گی اور وہ سب کے لئے پورا ہو جائے گا۔ اور اس طرح کے نمونے صحابہ کے سامنے موجود بھی تھے کہ اس طرح کھانے میں برکت پڑتی ہے۔ پس یہ نمونے جو آپؐ نے قائم فرمائے ہیں، یہ ہمیں نصیحت کے لئے ہیں کہ مہمان کے کیا اخلاق ہونے چاہئیں۔ کسی کے گھر کوئی آ گیا ہے تو اس کو بغیر اجازت کے کبھی کسی دعوت پر لے کر نہیں جانا۔ اور اگر گھر والے روک دیں تو بن بلائے مہمانوں کو بھی برا نہیں منانا چاہئے۔ اور یہ بنیادی اخلاق ہیں۔ بعض شادیوں پر اگر میاں بیوی کو بلایا گیا ہے تو بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں جس سے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انتظام میں خلل ہوتا ہے، انتظام متاثر ہوتا ہے اس لئے اس معاملے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق اس وقت قائم ہوں گے جب ہم بظاہر چھوٹی چھوٹی بات کو بھی چھوٹا نہیں سمجھیں گے۔

بچوں کے ضمن میں یہ بھی بتلا دوں کہ بچے کھانا کھاتے کم ہیں اور ضائع زیادہ کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو ہمیشہ تھوڑی مقدار میں کھانا ڈال کے دینا چاہئے۔ اگر وہ ایک دفعہ ختم کر لیں تو تھوڑا سا اور ڈال دیں۔ لیکن عموماً یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بچوں کی پلیٹیں بھر دی جاتی ہیں اور وہ کھا بھی نہیں سکتے۔ اس طرح بعض لوگ عادتاً خود بھی اپنی پلیٹیں بھر لیتے ہیں اور کھا نہیں سکتے اور کھانا ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی بہت احتیاط کرنی چاہئے اور جلسے کے دنوں میں تو خاص طور پر کھانا اگر خود ڈال رہے ہیں تو خود بھی احتیاط کریں اور جو کھانا ڈالنے والے کارکنان ہیں اگر وہ ڈال کر دے رہے ہیں تو وہ بھی احتیاط کریں۔ بے شک بار بار ڈال کر دیں۔ کسی ڈیوٹی والے نے مہمان کو کھانا دینے سے بہرحال انکار نہیں کرنا۔ لیکن مہمان بھی اتنا زائد نہ ڈلوائیں جتنا وہ کھا نہ سکیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابیؓ کی مہمان نوازی کا واقعہ بیان کرتا ہوں کہ وہ کس طرح مہمان نوازی کرتے تھے اور مہمان ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اب مَیں وہ واقعہ لکھتا ہوں جس کا وعدہ اوپر کر آیا ہوں۔ (وہ بیان کر رہے تھے) وہ یہ ہے کہ میرے لئے ایک چارپائی جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور مَیں مصلّٰی زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا اور جو میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے (یعنی بچھے ہوئے بستر پر لیٹ جاتے) تو کہتے ہیں کہ میرے دل میں ذرا بھر بھی رنج اور ملال نہ ہوتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر نیچے زمین پر پھینک دیتے اور آپ اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا تو حضرت اقدس علیہ السلام کو ایک عورت نے خبر دی کہ حضرت پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ چارپائی کہاں گئی؟ اس عورت نے کہا مجھے

Fozman Foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 8553-3611

معلوم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے حضرت پیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بلایا کہ زمین پہ کیوں لیٹ رہے ہو۔ آجکل برسات کا موسم ہے سانپ بچھو وغیرہ نکل رہے ہوتے ہیں کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے سب حالات ذکر کئے کہ اس طرح ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا، نہ کہہ سکتا ہوں۔ آخر ان لوگوں کی تواضع خاطر مدارات ہمارے ذمّہ ہے۔ تو یہ سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر گئے اور ایک چار پائی انہوں نے بھجوادی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک دو روز بعد وہ چار پائی پھر میرے پاس نہیں رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ پھر کسی نے آپؑ کو اطلاع کر دی۔ پھر آپؑ نے ایک اور چار پائی بھجوادی۔ پھر چند دنوں کے بعد وہی معاملہ پیش ہو گیا۔ پھر آپؑ کو کسی نے اطلاع کر دی۔ تو صبح کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو۔ اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ مہمان نوازی اسی طرح کرنی چاہئے لیکن تم ایک کام کرو، ہم ایک زنجیر دیتے ہیں، لگا دیتے ہیں چار پائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بھی وہاں کھڑے تھے، انہوں نے ہنس کر کہا کہ حضور! ایسے بھی استاد ہوتے ہیں جو اس چین (Chain) کو بھی کاٹ کر چار پائی اتار لیں گے۔ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہنسے۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول صفحہ 344-345)

تو آپؑ نے یہی فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق تو یہی ہیں جو صاحبزادہ صاحب دکھا رہے ہیں لیکن اس حدیث کے مطابق خاموش رہو یا اچھی بات کرو مہمان کو کچھ کہنا نہیں۔ ہاں حفاظتی انتظام ہے اس کی طرف توجہ دلا دی کہ کس طرح اپنی چار پائی کو محفوظ کر لو۔ مہمان کی مہمان نوازی تو ضروری ہے لیکن مہمان کو بھی یہ خیال ہونا چاہئے کہ دھونس سے تو اپنا حق نہ لے۔ پھر اس کا ایک ہی علاج ہو گا کہ ہر چیز کو تالا لگا دے تا کہ مہمانوں سے محفوظ رہے۔ مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا حق بھی جائز طور پر استعمال کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ تین دن کے بعد مہمان گھر پر قبضہ کر کے بیٹھا ہو اور گھر والا باہر ہو۔ گو جلسے کے دنوں میں یوں ہوتا بھی ہے۔ ربوہ میں بھی اس طرح ہوا کرتا تھا اور قادیان کے متعلق بھی یہی بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح ہوتا تھا کہ جلسے کے دنوں میں تین، چار پانچ چھ دن کے لئے، بعض دفعہ ہفتے کے لئے لوگ اپنے گھر مہمانوں کے لئے دے دیا کرتے تھے۔ دس دن کے لئے بھی دے دیتے تھے اور خود باہر خیموں میں جا کر سو جایا کرتے تھے۔ لیکن یہ گھر والے کی خوشی سے ہوتا ہے۔ زبردستی مہمان کسی کے بستر، پلنگ یا گھر پر قبضہ نہیں کرتے۔ جہاں میزبان کے اعلیٰ اخلاق ہیں اور وہ اعلیٰ اخلاق دکھلاتا ہے وہاں مہمانوں کو بھی اعلیٰ اخلاق دکھانے چاہئیں۔ یہاں بھی ماشاءاللہ لوگ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کر دیتے ہیں لیکن بعض مہمان ضرورت سے زیادہ توقعات بھی رکھ لیتے ہیں اور اپنے مہمان ہونے کا ناجائز حق جتاتے ہیں۔

مثلاً بعض مہمان کہتے ہیں کہ ہم دوسرے ملک سے آئے ہوئے ہیں یا پاکستان سے آئے ہوئے ہیں پتہ نہیں دوبارہ موقع ملتا ہے کہ نہیں ملتا ہم شاپنگ کرنا چاہتے ہیں، ہمیں شاپنگ کے لئے لے کر جاؤ۔ پھر شاپنگ کے لئے اس بیچارے میزبان کا خرچ بھی کروا دیتے ہیں۔ کچھ تو وہ شرم میں ایسے مہمانوں کو ساتھ لے جا کر تحفہ دے دیتا ہے کچھ یہ کہہ کر اس سے شاپنگ کروا لیتے ہیں کہ اس وقت پونڈ میں پیسے نہیں ہیں، واپس جا کر پیسے ادا کر دیں گے یا اگر یورپ میں جرمنی وغیرہ میں ہیں تو یورو میں واپس جا کر دے دیں گے۔ یہ ان ملکوں میں جب بھی آتے ہیں تو اسی طرح ہوتا ہے بعض کی طرف سے، عموماً نہیں، ایسے چند ایک ہی ہوتے ہیں۔ اُس سے پھر اس طرح شاپنگ کی ادائیگی بھی کروا دیتے ہیں۔ تو اس سے احتیاط کرنی چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا گو اس قسم کے شاپنگ کروانے والے، زبردستی کرنے والے یا بے جھجک ہو کر شاپنگ کروانے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن یہ چند ایک ہی بعض دفعہ بدنامی کا باعث بن جاتے ہیں۔ گھر والا بیچارہ ان مہمانوں کو رکھ کے تو مشکل میں پڑ جاتا ہے کہ چند دنوں کے لئے اپنے گھر سے بھی باہر ہوا، اپنے وقت کا بھی ضیاع کر دیا اور زبردستی کا ادھار بھی دینا پڑ گیا۔ شاپنگ بھی کروانی پڑ گئی۔ تو بعض عجیب طبیعتیں ہوتی ہیں اور بعض لوگوں کی قریبی رشتہ داری اور تعلق بھی نہیں ہوتا پھر بھی یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر تو پنجابی کی مثال ہے وہی اصل میں صادق آتی ہے ایسے مہمانوں پر کہ ''لیا دیو تے لد دیو، تے لدن والا نال دیو'' کہ سامان بھی دو، اٹھا کے پہنچاؤ بھی اور ہمارے ساتھ کوئی بھیجو بھی جو گھر تک چھوڑ کے بھی آئے۔ کیونکہ بعض دفعہ اتنی زیادہ شاپنگ ہو جاتی ہے کہ اپنی ٹکٹ کے مطابق تو وزن کی اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ سامان لے جا سکیں اور پیچھے چھوڑ جاتے ہیں کہ ہمارا سامان بھجوا بھی دینا۔ ہر ایک جانے والے کا اپنا اپنا سامان ہوتا ہے۔ بھجوانے میں دیر بھی لگ جاتی ہے کبھی کوئی ایسا نہیں ملتا جو خالی ہاتھ جا رہا ہو جو سامان لے جا سکے اور جب عرصہ گزر جاتا ہے اور کچھ وقت لگ جاتا ہے تو پھر شکوے شروع ہو جاتے ہیں کہ جی بڑا غیر ذمہ دار آدمی ہے۔ میں وہاں اپنا سامان چھوڑ کے آیا تھا اس نے ابھی تک مجھے پہنچایا نہیں۔ تو ان باتوں سے ہمیں بچنا چاہئے۔ ایک بھی مثال جماعت میں ایسی نہیں ہونی چاہئے جو ایسی حرکتیں کرنے والے ہوں۔ اور یہاں آنے کے لئے جلسے پر آنے کا جو اصل مقصد ہے اس کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ جلسے کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے جھولیاں بھر کر جائیں بجائے سامان کی شاپنگ کرنے کے۔ اس سے اعلیٰ کوئی سامان نہیں جو آپ حاصل کریں گے۔

پس اخلاص کے ساتھ جلسے میں شامل ہوں اور اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے برکتیں حاصل کرنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اور جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔

ایک جلسے کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس میں یہ بھی توجہ دلائی کہ جلسے پر بیٹھ کر آرام سے جلسہ سنو اور مکمل سنو۔ صرف تقریروں وغیرہ اور اچھائی یا برائی کو نہ دیکھو بلکہ اس بات کو دیکھو جو بیان کی جارہی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو''۔ میری فطرت یہی چاہتی ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ ''اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو''۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ''مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 265-266 جدید ایڈیشن)

پس یہ اخلاص ہے جس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس مقصد کے لئے آنا چاہئے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اس اصول کو ہر ایک اپنے سامنے رکھے اور جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھائے اور ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ان دنوں کو دعاؤں میں گزاریں۔ تمام پروگراموں کو سنیں۔ دھیان ہر وقت یہاں بیٹھ کے یہ نہ ہو کہ میں بازار جاؤں گا اور شاپنگ کروں گا یا فلاں کام کرنا ہے یا فلاں کاروبار کی طرف دیکھنا ہے۔ بلکہ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کے مقصد کو ہی پیش نظر رکھیں۔ اور ہر نیکی کی بات جو سنیں اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اپنی زندگیاں اسی طرح گزارنے کی کوشش کریں جس طرح نیکی کی باتیں آپ کو سکھائی جارہی ہیں۔ نمازوں اور نوافل کو خاص اہتمام سے ادا کریں۔ جب ان دنوں خاص طور پر ذکر الٰہی اور دعاؤں کا ماحول ہو گا تو اللہ تعالیٰ کی برکات سے آپ ہر لمحہ فیض پا رہے ہوں گے۔

اس ذکر الٰہی کے نکتے کو حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ:

''مجھے ایک اور خیال آیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی کرو۔ اس کا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرنا شروع کر دے گا۔ بھلا اس بندے جیسا خوش قسمت کون ہے جس کو اپنا آقا یاد کرے اور بلائے۔ ذکر الٰہی تو ہے ہی بڑی نعمت خواہ اس کے عوض انعام ملے نہ ملے۔ پس تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو''۔

پس یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے خاص دن ہیں اس میں ان باتوں کی طرف توجہ کرنے کی بجائے، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ فلاں میری ضرورت پوری ہو اور فلاں کام ہو جائے۔ مَیں جو جلسہ سننے کے لئے آیا ہوں، مَیں مہمان تھا میری فلاں ضرورتیں پوری نہیں کی گئیں اور فلاں بات کا خیال نہیں رکھا گیا، فلاں انتظام درست نہیں تھا، اس طرح کے چھوٹے چھوٹے اعتراض ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جلسے کے وسیع

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: **Muhammad Sajid Qamar**
Tel: 020 8239 8312 Mobile:07734470783 Fax: 020 8664 1190
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام۔ اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

انتظام ہیں اوران دنوں میں اس جگہ پر خاص طور پر پورا ماحول مختلف ہے پہلی دفعہ سارے انتظام کئے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کو کچھ مشکلات بھی ہوں، کچھ دقتیں بھی ہوں، تو حوصلے اور صبر سے ان کو برداشت کریں اور مکمل توجہ اس طرف رکھیں کہ ان دنوں میں اپنے دلوں کو، اپنے دماغوں کو، اپنی روحوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منور کرنا ہے اور ہر نیکی کی طرف قدم آگے بڑھانا ہے۔

ان دنوں میں دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں، اپنے لئے دعائیں کریں، اپنے بیوی بچوں کے لئے، اپنی نسلوں کے لئے دعائیں کریں، جماعت کی خدمت کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں جن میں باقاعدہ خدمت کرنے والے بھی ہیں، واقفین زندگی بھی ہیں اور مختلف دوسری خدمات کرنے والے والینٹیر ز بھی ہیں۔ مختلف ممالک میں جو مبلغین جماعت کے پھیلے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت کے لئے دعائیں کریں، جماعت کی ترقیات کے لئے دعائیں کریں۔

مختلف ممالک میں مثلاً انڈونیشیا میں آجکل خاص طور پر مخالفین نے بہت شور مچایا ہوا ہے حکومت پر دباؤ ہے کہ جماعت کو یہاں بین (Ban) کیا جائے، پابندی لگائی جائے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی مخالفین وقتاً فوقتاً شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ انڈونیشیا میں گزشتہ جلسے کے دوران مخالفین نے حملہ بھی کیا۔ لوگ بھی زخمی کئے، نقصان بھی پہنچایا۔ پھر وہاں ہمارا سنٹر ہے وہاں بھی حملہ کیا۔ بظاہر حکومت بھی مخالفین کے دباؤ میں ہی لگ رہی ہے۔ ان دنوں میں ان مظلوموں کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جس طرح یہاں امن کی فضا میں جلسے منعقد کر رہے ہیں یا کرسکتے ہیں وہاں بھی اور پاکستان میں بھی ایسے مواقع میسر آجائیں۔ یہ بہرحال یہاں کی حکومت کا احسان ہے کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ دنوں میں جو واقعہ ہوا، ٹرینوں میں جو بم پھٹے ہیں اور جانی نقصان ہوا ہے اور عموماً یہی کہا جا رہا ہے کہ جو مجرم ہیں وہ پاکستانی ہیں یا مسلمان ہیں۔ بہرحال یہ مسلمانوں پر الزام لگ رہا ہے۔ تو یہاں مقامی لوگوں میں سے جو بعض شدت پسند ہیں مسلمانوں کے خلاف شدید ردّعمل کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ لوگ یعنی حکومت، بہرحال انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے اور کر رہی ہے۔ مکمل طور پر ظاہری تحفظ کا سامان ہمیں مہیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان نیکیوں کے عوض ان لوگوں کو بھی حق پہچاننے کی توفیق دے۔ ہمارا اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے اور اسی پر ہمیں بھروسہ ہے اور ظاہری سامان تو ہم اس حکم کے تحت کرتے ہیں کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ پس ان دنوں میں آج جمعہ کے اس بابرکت دن کے ساتھ خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل اور اس کی پناہ مانگتے رہیں اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں جس میں آپؑ نے فرمایا کہ میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار وہی نصیحت ہے جو مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کر چکا ہوں کہ عمر چونکہ تھوڑی اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنا اور عمل کرنا ہے۔ اسی سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ہر فعل اور عمل کو خدا کی رضا کے مطابق کرنا ہے تب خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اس عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کا ہوتے ہوئے اپنی دعاؤں سے بھی سجانا ہوگا۔ تو عمل کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بھی زور دینا ہوگا اور اگر اس نکتے کو سمجھ جائیں گے اور دعا کو اس طرح مانگیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ مانگیں گے تو پھر وہ دعا یقیناً قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کے مطابق زندگیاں ڈھالنے کی توفیق دے۔ تمام مہمان بھی اور میزبان بھی اور تمام دنیا میں اس جلسے کو سننے والے، اور تمام دنیا میں بسنے والے احمدی اس دعا کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

اب میں عمومی طور پر بعض ہدایات جو جلسے پر دی جاتی ہیں ان کا بھی مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔ ویسے تو جلسہ کا جو پروگرام چھپا ہے اس میں گزشتہ تمام ہدایات درج کر دی گئی ہیں۔ لیکن بعض لوگوں نے شاید پروگرام نہ لیا ہو اور بعض لوگ صرف پروگرام کا حصہ دیکھ لیتے ہیں، مکمل طور پر اس میں سے نہیں گزرتے۔ اس لئے پہلی بات تو یہ کہ ان تمام ہدایات کو غور سے پڑھ لیں جو پروگرام میں لکھی گئی ہیں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ سب سے ضروری ہدایت یہی ہے کہ دعا اور نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ یہاں بازاروں میں بھی جو سٹال لگے ہوئے ہیں جلسے کے وقت میں یعنی جب جلسے کی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے اور نمازوں کے وقت میں کوشش کریں کہ بالکل نہ جائیں کیونکہ سٹال بند ہوں گے۔ تھوڑا سا برداشت کریں اور سٹال لگانے والوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس طرح گزشتہ سال انہوں نے اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا سٹال بند کئے تھے، اس سال بھی بند رکھیں۔ اور شعبہ تربیت اس کا جائزہ لیتا رہے۔ ہنگامی حالت میں اگر کسی کو ضرورت پڑے کھانے پینے کی مثلاً بعض مریض ہوتے ہیں تو مہمان نوازی کا شعبہ ہے وہ ان کی ضرورت پوری کرسکتا ہے۔ اور مہمان نوازی کے جو کارکنان ہیں ان کو مین آفس میں بھی اور رہائشگاہوں میں بھی رہنا چاہئے تاکہ اگر کسی مریض وغیرہ کی کوئی ضرورت ہے تو وہ پوری کرسکیں۔ کارکنان بھی دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ کے فضل سے تمام کام خیریت سے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونے ہیں اس لئے دعاؤں کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اگر خوش ہو گیا تو مہمان خود ہی آپ سے خوش ہو جائیں گے۔ نمازوں کا بھی باقاعدہ انتظام رکھیں ان کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔

بچوں والی مائیں یا باپ جو بچوں کو لے کر آتے ہیں وہ کوشش کریں کہ بچوں کے لئے جو مخصوص جگہیں ہیں وہیں بیٹھیں۔ وہاں اگر جگہ نہیں ہے تو مارکی کے بالکل پچھلے حصے میں بیٹھیں تاکہ باقی جلسہ گاہ اس شور سے یا بچوں کی بے چینی سے ڈسٹرب نہ ہو۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے بھی بتایا ہے کہ جلسے کے جو پروگرام ہیں ان کو غور سے سنیں اور خواتین پردے کا خیال رکھیں۔ مرد بھی غضّ بصر سے کام لیں، نظریں نیچی رکھیں اور پھر یہ ہے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اس دفعہ یہ جو جگہ ہے یہ کرائے کی ہے عارضی طور پر لی گئی ہے۔ اس لئے ہر شخص چاہے باہر سے آنے والے مہمان ہیں یا U.K. سے آنے والے مہمان یا یہاں کے کارکنان ہیں وہ اپنے اردگرد صفائی کا ضرور خیال رکھیں۔ اور چلتے چلتے بھی اگر کوئی چیز پڑی ہوئی دیکھیں تو فوری طور پر اسے اٹھا کر ڈسٹ بِن (Dust Bin) میں ڈالنے کی کوشش کریں تاکہ اس جگہ پر مالکان کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ لوگ جلسہ کر کے ہمارے علاقے میں گند ڈال کے چلے گئے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ آجکل کے حالات کی وجہ سے بعض شدت پسند لوگوں میں مسلمانوں کے خلاف تناؤ ہے اور بعض چھوٹے چھوٹے شہروں میں اس کا اظہار بھی ہوا ہے۔ ان لوگوں بیچاروں کو تو جماعت احمدیہ کا پتہ نہیں۔ وہ ہمیں بھی ان جیسا ہی سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی اس طرح کے لوگ ہیں جو دہشتگرد ہیں۔ اس لئے ہم نے بہرحال اپنے اچھے نمونے قائم کرنے ہیں اور اگر ان کی طرف سے، نوجوان لڑکوں کی طرف سے بعض اوقات شرارت ہو جاتی ہے، اگر کوئی شرارت کرے بھی اور آپ سے چھیڑ چھاڑ بھی کرے تو اس سے بچنے کے لئے اگر ضرورت ہو اور وہاں کوئی پولیس والا ہے تو اس سے مدد لیں۔ اول تو یہ کہ صبر کریں اور وہاں سے نکل آئیں اور اگر پھر بھی آپ کو جسمانی طور پر کوئی اذیت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو پولیس کو اطلاع کریں، انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ لیکن خود براہ راست کوشش کریں کہ وہاں سے نکل جائیں اور کسی قسم کا موقع کسی کو نہ ملے۔ کیونکہ ایسی شرارت والی جگہوں کے بارے میں یہی حکم ہے کہ وہاں سے آجاؤ۔ اور عورتیں خاص طور پر ان دنوں میں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بازاروں وغیرہ میں پھرنے کی کوشش نہ کریں۔ جو باہر سے آئی ہوئی ہیں ان کو بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کسی بھی قسم کی کوئی شرارت ہوسکتی ہے۔

پھر جلسہ گاہ اور اس پورے علاقے میں جو ہماری مارکیوں کی جگہ ہے، رہائشی علاقہ ہے جو بھی ہم نے پورا ایریا لیا ہوا ہے اس میں عموماً تو ڈیوٹی سیکیورٹی والوں کی لگی ہوئی ہے، خدام کی لگی ہوئی ہے، پولیس بھی نگرانی رکھ رہی ہے۔ لیکن ہر ایک کو بھی اپنے ماحول پہ نظر رکھنی چاہئے۔ اور اگر کسی کو دیکھیں کہ شرارت کی غرض سے کوئی اندر آ گیا ہے تو فوری طور پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ اگر کسی پر بھی آپ کو شک پڑتا ہے اس کو نظر میں رکھیں اور ساتھ ساتھ رہیں، نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ اور عورتوں میں بھی خاص طور پر اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور اگر کوئی برقعہ پوش بھی اندر آئے اور وہ نقاب وغیرہ نہیں اتارتی تو اس پہ تو خاص طور پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور بیگ وغیرہ بھی چیک ہونے چاہئیں لیکن اس طرح کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر جس طرح میں نے کہا کہ ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اصلاح نفس کے ساتھ ساتھ، خود برکتیں سمیٹنے کے ساتھ ساتھ جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے بھی اور خیریت سے اختتام پذیر ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے اور ہر ایک کو برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ : منصور احمد ناصر - لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی ۔ یہ اجتماع پندرہ سال کے وقفے کے بعد منعقد ہوا۔ اس لمبے وقفے کی بڑی وجہ طویل خانہ جنگی اور ملک کی غیر یقینی صورتحال تھی۔ اجتماع کے لئے ۲۵ تا ۲۷ مارچ ۲۰۰۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں اور مقام اجتماع کے لئے کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے جماعتی ہیڈکوارٹر (Teh Town) انتخاب کیا گیا۔ یہ ٹاؤن رابرٹس پورٹ جانے والی سڑک کے کنارے واقع ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے جہاں ایک خوبصورت سی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ یہاں کی زندگی نہایت سادہ ہے۔ چنانچہ یہاں خدام نے اپنی روایات کے مطابق بانس کی لکڑیاں گاڑ کر ان کے اوپر کھجور کے پتوں کی چھت ڈال دی۔ بیٹھنے کے لئے بانس ہی کے بنچ تیار کئے گئے۔ یوں ہمارا اجتماع ہال تیار ہوگیا۔ اسے غریب دلہن کی طرح سجانے کے لئے مختلف جماعتی بینرز چاروں طرف لگائے گئے اور ٹاؤن میں موجود مختلف رنگارنگ پتوں اور پھولوں کے گلدستے بنا کر بانس کے ستونوں کے ساتھ آویزاں کر دیئے گئے۔ یوں سادگی کے ساتھ حسن بھی عود کر آیا۔

۲۵ / مارچ بروز جمعۃ المبارک منرو ویا شہر سے ایک بس پر خدام کا قافلہ علی الصبح مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کی قیادت میں مقام اجتماع کی طرف روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل مکرم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج جماعتِ احمدیہ لائبیریا نے اجتماعی دعا کروائی ۔ راستے میں بومی کاؤنٹی سے بھی چند خدام اجتماع میں شرکت کے لئے اس قافلے میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قافلہ جمعہ کی نماز سے کافی پہلے بحفاظت TEH Town پہنچ گیا۔

افتتاحی اجلاس

نمازِ جمعہ کے معاً بعد اجتماع کے پہلے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور دو زبانوں (انگریزی اور Vai) میں ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے اجتماع کی غرض وغایت بیان کی اور خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ بعد ازاں مکرم حاجی اسماعیل صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اپنی تقریر میں نہایت مؤثر انداز میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جو Teh جماعت کی لجنہ نے تیار کیا تھا۔ نمازِ مغرب اور عشاء اپنے وقت پر ادا کی گئیں۔ دونوں نمازوں کے درمیانی وقفہ کے دوران رات کا کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس سوال وجواب

نمازِ عشاء کے بعد سوال وجواب کی نہایت دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔ روشنی کیلئے جنریٹر کا انتظام تھا جس سے جنگل میں منگل کا سماں بن گیا۔

دوسرا دن

اگلے روز کا آغاز نمازِ تہجد سے ہوا جو باجماعت ادا کی گئی۔ نمازِ فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد صبح 10 بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ ہوا۔ مہتمم تربیت اور مہتمم مال کی تقاریر ''حقیقی اسلامی نماز'' اور ''اسلام میں مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوعات پر ہوئیں۔ اس سیشن کی خاص بات محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لائبیریا کی بنفس نفیس شمولیت تھی جو خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے منرو ویا سے تشریف لائے تھے۔ امیر صاحب نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو پرزور دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ انہوں نے خدام کو ایک لمبے عرصے کے بعد اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ انہوں نے کہا اگرچہ اجتماع کی حاضری کم ہے لیکن اگر آپ اپنے اندر حقیقی قربانی کی روح پیدا کرلیں اور انشراح صدر کے ساتھ جماعتی کاموں میں حصہ لیں تو آپ کی ترقی کی راہیں کھلی ہیں۔ کوئی آپ کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے TehTown کے خدام کا خاص طور پر ذکر کیا اور ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ خدمت کو بڑھائے۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ محترم امیر صاحب اپنے وفد کے ہمراہ واپس منرو ویا تشریف لے گئے۔ دوسرے اور تیسرے سیشن میں نہایت دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے خدام نے انتہائی جوش وخروش سے ان مقابلوں میں حصہ لیا۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوتِ قرآنِ کریم، اذان، پیغام رسانی، اور مشاہدہ معائنہ شامل تھے جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ، رسہ کشی، کلائی کشتی، اور میوزیکل چیئرز شامل تھے۔ آخر پر کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی بمقابلہ بومی کاؤنٹی و منرو ویا کا ایک دلچسپ نمائشی فٹبال میچ ہوا جو میزبان کاؤنٹی (کیپ ماؤنٹ) نے ایک صفر سے جیت لیا۔ بعض مقابلہ جات مثلاً پیغام رسانی، مشاہدہ ومعائنہ، میوزیکل چیئرز وغیرہ ان خدام اور ٹاؤن کے دیگر افراد کے لئے بالکل نئے تھے۔ یہ مقابلہ جات ان کے لئے گہری دلچسپی کا باعث بنے۔ تمام نمازیں مقررہ وقت پر ادا کی گئیں۔ نمازِ عشاء کے بعد آج بھی سوال وجواب کی دلچسپ مجلس قائم ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب لنگاہ مرکزی مبلغ بومی کاؤنٹی نے نہایت مدلل اور تسلی بخش جوابات دیئے۔

تیسرا اور آخری دن

تیسرے اور آخری دن کا آغاز بھی نمازِ تہجد کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ ہوا۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن ہوا۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کا فائنل سیشن حسبِ معمول تلاوت، نظم اور عہد کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ ومہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے 'احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں فرق' کے موضوع پر پُر معارف تقریر کی۔ اور خدام کو اپنا مقام سمجھتے ہوئے ذمہ داریاں نبھانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے اس اجتماع کی رپورٹ اختصار کے ساتھ پیش کی۔ شعبہ رجسٹریشن کے ریکارڈ کے مطابق اس اجتماع میں حاضرین کی کل تعداد ۹۶ رہی جس میں ۷۴ خدام اور ۲۲ انصار شامل تھے۔ عورتوں اور بچوں کو اس تعداد میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ منرو ویا سمیت تین کاؤنٹیز کے ۱۹ ٹاؤنز کی نمائندگی ہوئی۔

محترم صدر صاحب کی رپورٹ کے بعد علاقے کے بعض با اثر افراد نے اس اجتماع کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس اجتماع کو اپنی زندگی میں رونما ہونے والا ایک منفرد واقعہ قرار دیا اور باقاعدگی سے ایسے اجتماع کروانے کی ضرورت پر زور دیا۔

تقسیم انعامات

آخر پر تقسیم انعامات کی دلچسپ تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے ساتھ ہی اجتماع کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ (الحمد للہ)

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور خدام واطفال کی بہترین تعلیم وتربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

❀❀❀❀❀

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ (سورۃ الفاتحہ:1-7) (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

(ترجمہ): اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4۔﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ:251)

(ترجمہ) اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾

(آل عمران:9)

(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے ہر ایک دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(ترجمہ): اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

بقیہ : دورہ کینیڈا حضور انور از صفحہ نمبر 16

چاہئیں۔فرمایا ایک اصول ان سب پر لاگو نہیں ہوسکتا ہے۔ہر ایک کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام ہونے چاہئیں۔پس اپنے تربیتی پروگراموں میں اس لحاظ سے دیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض پروگراموں میں آپ ذیلی تنظیموں سے مل کر ان کے تعاون سے بہتر صورت پیدا کر سکتے ہیں یا ان کے پروگراموں میں مدد دیں تو بہتر صورت پیدا ہوسکتی ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ نے ذیلی تنظیموں کو پروگرام بنا کر نہیں دینا بلکہ ان کے اپنے پروگراموں میں ان کی مدد کریں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے اصلاحی کمیٹی کے کاموں کے بارہ میں بھی رپورٹ طلب فرمائی اور فرمایا یہ بہت بڑا کام ہے۔مسائل بڑھ رہے ہیں۔اس لئے اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

شعبہ وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کو بھی اس نظام میں شامل کریں۔فرمایا جماعتی طور پر تنظیموں کو شامل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ان کو ٹارگٹ دے دیا کریں جو مناسب ہو۔

سیکرٹری تعلیم نے گزشتہ سال کی ہدایات کے مطابق اپنے کام کی رپورٹ دی اور بتایا کہ نیشنل طور پر بھی اور ریجنل لیول پر بھی جماعتوں میں تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔اور مختلف پروگرام ہوتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ ان سب پروگراموں کا آپ کو جماعتوں سے Feedback کیا ملتا ہے۔حضور انور نے فرمایا ہر سیکرٹری کے پاس سرخ کتاب ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے شعبہ کے بارہ میں جو بھی کمی ہے، نقائص ہیں، نوٹ کرے۔یہ کتاب صرف جلسے کے لئے نہیں ہے ہر جگہ کے لئے ہے۔

حضور انور نے یونیورسٹی میں جانے والے طلباء کی فیسوں اور مدد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس بارہ میں مختلف پہلوؤں سے تفصیلی جائزہ لیا اور راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے پرائیویٹ سکولز اور اس بارہ میں سروے کرنے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

شعبہ زراعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت سارے لڑکے، احباب فارغ ہیں جو کوئی کام نہیں کر رہے ان سے قریب کی جگہوں پر کام کروائیں۔حضور انور نے فرمایا جو زمیندارہ کر رہے ہیں ان سے ساری معلومات حاصل کریں۔سیکرٹری زراعت نے بتایا کہ گھروں میں سبزیاں وغیرہ لگانے کا پروگرام شروع ہو چکا ہے۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا گھروں میں سبزیاں لگانا سستا ہے یا بازار سے خریدنا سستا ہے یا پھر لوگ شوق پیدا کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت ساری فیملیاں یہاں آئی ہیں جن کے حالات اچھے نہیں ہیں یا جن کے کاروبار ختم ہو چکے ہیں ان کو مشورہ دیں کہ وہ لگائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA کے لئے فارمز وغیرہ کے ڈاکومنٹری پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔حضور انور نے فرمایا کہ زراعت کے تعلق میں ساری انفارمیشن اکٹھی کریں اس سے احمدی احباب کی مدد ہوسکتی ہے۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو رشتوں کے تعلق میں فریقین کے بارہ میں رپورٹ حاصل کرنے کے تعلق میں بعض انتظامی ہدایات فرمائیں۔حضور انور نے فرمایا بعض خاندانوں پر پُرانے داغ لگے ہوتے ہیں جو دُھل بھی چکے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ اس چیز کو لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور رشتے نہیں دیتے یا اگر رشتے ہوتے ہیں تو پھر طعنے دیتے رہتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں امیر صاحب/صدران جماعت اور مربیان کو کوشش کرنی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا باہر سے جو رشتے آتے ہیں ان کی بہت تحقیق کر لیا کریں۔اسی طرح باہر سے آنے والے رشتوں میں اور یہاں سے بھی ہونے والے رشتوں میں فیملی بیک گراؤنڈ بھی دیکھ لیا کریں۔بعض دفعہ لڑکی اور لڑکا نیک ہوتے ہیں لیکن والدین ٹھیک نہیں ہوتے جس کی وجہ سے شادیاں خراب ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فریقین کو رشتہ کی تجویز پیش کرنے کے بارہ میں شعبہ رشتہ ناطہ کو بعض انتظامی ہدایات دیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری امور خارجیہ نے حضور انور کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی میڈیا میں کوریج کی رپورٹ پیش کی۔سیکرٹری جائیداد نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے شعبہ مال کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ بجٹ، آمد/خرچ اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے بعض امور سے متعلق انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو طلباء صرف تین ماہ کے لئے کام کر کے تین ماہ ہی چندہ ادا کرتے ہیں تو اس کو آپ مستقل چندہ دہندگان میں شامل نہیں کر سکتے۔آپ کو ایسے لوگوں کو علیحدہ حیثیت میں رکھنا چاہئے۔

فرمایا: جو لوگ چندہ نہیں دے سکتے اور ان کے معاشی حالات خراب ہیں تو وہ باقاعدہ لکھ کر اجازت لیں۔

حضور انور نے سیکرٹری وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے بڑے ہو چکے ہیں اور 15 سال سے اوپر ہیں ان سے پوچھیں کہ والدین نے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تھا اب آپ کا اپنا ارادہ کیا ہے؟۔فرمایا: اس بارہ میں مرکز سے جو سرکلر آیا ہوا ہے اس کے مطابق کارروائی کر کے مرکز کو مطلع کریں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کا رجحان کیا ہے۔بتایا گیا کہ زیادہ میڈیکل میں ہیں اور انجنیئر نگ میں ہیں۔حضور انور نے فرمایا کیا آپ ان کی کونسلنگ کرتے ہیں۔ ان کو مختلف پروفیشنلز کے بارہ میں بتائیں۔ساری معلومات ان کو مہیا کریں پھر ان پر چھوڑ دیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب نو مبائعین کو ہدایت فرمائی کہ نو مبائعین کو نظام میں شامل کرنے کے لئے خصوصی پروگرام بنائیں اور اس پر عمل کریں۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس پورا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنوں کو آپ نے نظام میں شامل کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ تمام جماعتوں کے سیکرٹریان نو مبائعین کو فعال کریں۔ہر جماعت کے سیکرٹری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جماعت کے نو مبائعین سے مستقل رابطہ رکھے اور انہیں اپنے پروگراموں میں شامل کرے اور نظام جماعت کا حصہ بنائے۔فرمایا ان کی کلاسز لگائیں، محنت کریں اور ان میں سے جو اچھے ہیں ان کو اجتماعات اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں میں شامل کریں۔

حضور انور نے میٹنگ میں شامل ہونے والے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ مربیان براہ راست انتظامی معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن جہاں تک تربیت کا، جماعت کو توجہ دلانے کا کام ہے وہ آپ نے کرنا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ کسی کی غلطی دیکھ کر براہ راست جو اٹیک ہو جاتے ہیں وہ نہ ہوا کریں۔عمومی طور پر توجہ دلانی چاہئے۔اگر اصلاح کی زیادہ ضرورت ہے تو پھر ذاتی طور پر توجہ دلائیں۔

شعبہ وصایا کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ موصیان کی تعداد میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس میں نوجوان اور پڑھے لکھے لوگ زیادہ تعداد میں شامل ہوئے ہیں۔

سیکرٹری تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا پوزیشن کے لحاظ سے پانچواں نمبر چلا آرہا ہے۔ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔اب اس سے باہر نکلیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اس روح کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔

شعبہ امور عامہ کو حضور انور نے مختلف انتظامی امور سے متعلق ہدایات دیں۔سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ شہروں سے باہر جا کر رابطے کریں اور چھوٹی جگہیں تلاش کریں۔فرمایا بعض چھوٹی آبادیاں ہزار بارہ سو کی ہوتی ہیں ان میں جا کر جماعت کا تعارف کروائیں۔ایک دفعہ ہر جگہ تعارف ہو جائے۔اس طرح جو چھوٹی پاکٹ ہیں ان میں زیادہ کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔ نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔حضور انور نے فرمایا کہ ان کی سائیکل ریس وغیرہ کروا لیا کریں۔ آؤٹنگ وغیرہ کے پروگرام ہونے چاہئیں۔

قائد مال سے حضور انور نے ان کے بجٹ، چندہ دینے والے انصار کی تعداد، کمانے والے انصار کی تعداد اور اس تعلق میں دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اور ہدایات سے نوازا۔معاون صدر سے حضور انور نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔قائد صحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں مختلف ٹورنامنٹس اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔قائد ایثار نے خدمت خلق کے کام کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔حضور انور نے قائد ایثار کو فرمایا کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل پڑھیں اس کے مطابق سکیم بنا کر کام کریں۔

قائد وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار سے ذاتی رابطے پیدا کریں تا کہ آپ کا ٹارگٹ پورا ہو۔قائد تربیت نے حضور انور کو بتایا کہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔حضور انور نے فرمایا اس کا Follow Up ہونا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا: اصل چیز یہ نہیں ہے کہ سکیم بنائی یا پروگرام بنایا۔اصل چیز یہ ہے کہ کیا حاصل ہوا ہے اور کیا نتیجہ نکلا ہے؟۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں کہ کتنے صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے خزانے میں سے حصہ لیتے رہیں۔

ایڈیشنل قائد مال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ چندہ کے سلسلہ میں ہر ایک سے رابطہ رکھیں اور سبھی کو اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

انصار اللہ کے اراکین خصوصی سے حضور انور نے فرمایا کہ اپنے لئے اور باقیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہی توفیق دیتا ہے۔

قائد اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ انصار اللہ جو آپ کو پاکستان سے آتا ہے اس کی تعداد بڑھائیں۔آپ کے جو Active انصار ہیں وہ یہ رسالہ لگوا سکتے ہیں۔

قائد تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر سال آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔خدام انصار میں آرہے ہوتے ہیں۔اس لئے ہر سال تجنید مکمل کیا کریں۔فرمایا قائد تجنید بہت مستعد ہونا چاہئے۔

قائد عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن مجالس سے آپ کو رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو بار بار یاددہانی کروائیں اور ان کے پیچھے پڑیں اور کوشش کریں کہ آپ کو سو فیصد مجالس سے رپورٹ ملیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ بارہ بج کر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام شعبہ جات کی کارکردگی اور کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لائحہ عمل اور پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس تعلق میں ہر سیکرٹری کو اس کے شعبہ کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی یہ میٹنگ قریباً پونے دو بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا اور مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

دو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

چار بج کر پچیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

مہتمم تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کا امتحان لیا گیا ہے۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کس علاقہ کے خدام زیادہ Active ہیں۔بتایا گیا کہ کیلگری جماعت کے خدام زیادہ مستعد ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیلگری کے خدام تو مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں اور آپس میں فاصلے ہیں جبکہ Peace Village

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398

M O T
Cars: £35 Vans: £40
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Ahamdiyya Abode of Peace کے خدام تو ایک جگہ پر اکھٹے ہیں ان کو زیادہ Active ہونا چاہئے۔فرمایا آپ کی عاملہ کے ممبران بھی یہاں ہیں اس لئے یہاں خدام کی مجالس کو زیادہ مستعد اور فعال ہونا چاہئے۔ ہر ایک سے رابطہ کرنا آسان ہے یہاں کی مجالس سے امتحان دینے والے خدام کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا نماز سادہ،نماز باترجمہ،قرآن کریم ناظرہ کتنے خدام کو آتا ہے اس کا بھی جائزہ لیں۔ گزشتہ سال کی آخری رپورٹ سے آپ کا موازنہ ہونا چاہئے کہ اس میں دوران سال کتنا اضافہ ہوا ہے۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے تبلیغی رابطے کم ہیں اس طرف توجہ دیں۔آپ نے دوران سال جو بیعتیں حاصل کی ہیں ان کی تعداد بھی بہت کم ہے۔حضور انور نے فرمایا اتنی تھوڑی بیعتیں دیکھ کر آپ نے سوچا نہیں کہ کس طرح زیادہ تعداد میں حاصل کرنی ہیں۔اگر آپ کا طریق کار ایسا ہے جو اثر نہیں کر رہا تو اس کے متبادل کے لئے کیا سوچا ہے؟ تبلیغ کے لئے نئی نئی راہیں تلاش کریں۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب بچے خدام میں جانے والے ہوتے ہیں تو اس وقت ان میں تبدیلی آتی ہے اس وقت ان کی تربیت بہت ضروری ہے۔حضور انور نے بچوں کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کرنے کی ہدایت فرمائی اور اطفال کے ماہانہ چندوں اور بجٹ کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اگر ایک طفل اپنا کوک کا ایک ٹن اور ایک چاکلیٹ قربان کرے تو آپ کا چندہ مجلس اور وقف جدید دوگنا ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بچوں کو نماز کے ساتھ ساتھ چندہ کی عادت بھی ڈالیں۔پہلی چیز نماز ہے پھر اس کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے۔اگر آپ ان کو نماز اور چندہ کی عادت ڈال دیں گے تو وہ بڑے ہو کر بھی چندہ ادا کرتے رہیں گے۔ بڑے ہو کر جب بوجھ ڈالا جاتا ہے تو مشکل محسوس ہوتی ہے اس لئے بچوں کو شروع سے ہی اچھی طرح سمجھائیں۔

نائب صدر اور معاون صدر سے بھی حضور انور نے ان کی ذمہ داریوں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کھیلوں میں جو لڑائیاں ہوتی ہیں ایسے خدام کی تربیت کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔فرمایا 'کھیل' کھیل ہے اس کو زندگی اور موت کا سوال نہیں بننا چاہئے۔فرمایا کھیل سے پہلے ہی نظر ہونی چاہئے بجائے اس کے کہ کوئی لڑائی کا واقعہ ہو جائے۔

حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ کتنے خدام باقاعدہ خطبہ جمعہ سنتے ہیں اور کتنے بے قاعدہ سننے والے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو نہیں سنتے۔اس بارہ میں بھی حضور انور نے ہدایات سے نوازا۔نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے بجٹ اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو خادم جماعت کا لازمی چندہ نہیں دے رہا اس سے آپ نے خدام کا چندہ نہیں لینا۔فرمایا نظام کی پابندی کی عادت ڈالنی ہے۔تربیت اور اصلاح ضروری ہے۔پیسے اکھٹے کرنا مقصد نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اخراجات کے بعد سال کے آخر پر جو رقم بچتی ہے وہ ریزرو میں جائے گی۔گو وہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی رقم ہے لیکن وہ خرچ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیموں نے مل کر جو مشترکہ ہال بنانا ہے جس کی تجویز ہے اس سے آپ سب کس طرح استفادہ کریں گے۔کھیلیں ہیں،دوسرے اجلاسات اور تربیتی و تعلیمی پروگرام ہیں اس لئے پہلے اس کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیں۔

مہتمم صحت جسمانی نے کھیلوں کے پروگراموں کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کی۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ اپنا رسالہ ''النداء'' شائع کر رہی ہے۔حضور انور نے فرمایا رسالہ ''خالد'' بھی منگوایا کریں اور کافی تعداد میں منگوائیں۔مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے فرمایا جو بھی معلومات آپ کے پاس ہوں ان کو نوٹس بورڈ پر بھی لگایا کریں تا کہ خدام کو علم ہوتا رہے۔مہتمم تعلیم نے بھی اپنی رپورٹ اور یونیورسٹیوں میں سیمینار کے انعقاد کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔

مہتمم سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ڈاکومنٹری پروگرام تیار کریں۔بعض انتظامی امور سے متعلق بھی حضور انور نے ہدایات سے نوازا۔

مہتمم تربیت نو مبائعین کو حضور انور نے نو مبائعین سے رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔فرمایا ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔جب آپ کا رابطہ اور تعلق ختم ہوتا ہے تو پھر یہ لوگ غائب ہو جاتے ہیں۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے طور پر خدام کی علیحدہ تجنید تیار کریں اور ہر سال آپ کی تجنید تیار ہونی چاہئے۔کئی اطفال خدام میں آرہے ہوتے ہیں اور خدام انصار میں جا رہے ہوتے ہیں۔

مہتمم عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مساجد میں اور سنٹرز میں نماز جمعہ وغیرہ پر باقاعدہ ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور نے فرمایا کہ مساجد/سنٹرز وغیرہ کی باقاعدہ صفائی ہوتی رہنی چاہئے۔فرمایا کئی جگہ جماعت کی زمینیں ہیں۔شعبہ صنعت وتجارت کے ساتھ مل کر فارم وغیرہ ہی بنادیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے خدام کے وعدوں کا جائزہ لیا۔

مہتمم خدمت خلق نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ خدام خون کا عطیہ دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ خون دینے والے خدام کو ایک انتظام کے تحت رجسٹر کروائیں تا کہ اگر ایمرجنسی میں ضرورت پڑے تو ان کو بلا لیا جائے۔فرمایا ہر جگہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے نام پر رجسٹر کروائیں۔جماعت کے تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔فرمایا جتنا صاف خون احمدی کا ہے اتنا کسی کا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے آخر پر خدام الاحمدیہ کو ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ آپ نے اگر کوئی فنڈ اکھٹا کرنا ہو تو خود نہیں کرنا بلکہ خلیفۃ المسیح سے اس کی اجازت لینی ہے۔اسی طرح از خود براہ راست کینیڈا سے باہر کہیں بھی رقم نہیں بھجوانی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجے ختم ہوئی اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

واقفین نو کینیڈا کی کلاس

اس کے بعد سوا چھ بجے ''مسجد بیت السلام'' میں واقفین نو کینیڈا کی کلاس شروع ہوئی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم شیراز احمد نے کی۔اس کا انگریزی ترجمہ سرمد نوید نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزم سمیر دانیال بٹ نے استقبالیہ تقریر کی۔بعد ازاں عزیزم عدنان حیدر نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ میں سے منتخب اشعار عزیزم طلال کاہلوں نے پڑھ کر سنائے۔ان اشعار کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم دایان منور نے پیش کیا۔اس کے بعد پانچ بچوں عزیزم اعزاز خان، بلال حبیب، غالب ہاتن، سعید سربہ اور اظہر گورایا نے مل کر TORNTO پر ایک پروگرام پیش کیا۔

اس کے بعد کراٹے کا ایک مختصر مگر دلچسپ نمائشی مقابلہ دو بچوں ساجد اقبال اور قاصد اقبال نے پیش کیا جسے حضور انور نے بہت پسند فرمایا۔مقابلہ شروع ہونے سے قبل حضور انور نے مقابلہ کرنے والے بچوں سے فرمایا چلو ٹوپی اتار دو اور اپنے کرتب دکھاؤ۔بچوں کو آخر میں مخاطب کر کے حضور انور نے فرمایا کوئی توڑ پھوڑ نہیں دکھانی تھی؟

کراٹے کے اس پروگرام کے بعد عزیزم غلام احمد نے 'اطاعت خلافت' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ اس پروگرام کے آخر پر ایک نظم عزیزان فرحان قریشی، سلمان قریشی اور فیضان قریشی نے مل کر پیش کی۔کلاس کے اختتام پر حضور انور نے تمام بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزہ میمونہ خان نے کی۔اس کا اردو ترجمہ عزیزہ عتیقہ سندس اور انگریزی ترجمہ صبیحہ احمد نے پیش کیا۔اس کے بعد استقبالیہ تقریر عزیزہ نائلہ چوہدری نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ صدف اور شاہدہ منور نے کلام طاہر سے نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ سدرہ احمد نے پیش کیا۔اس کے بعد ایک بچی محسنہ اسلام نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ کے اشعار پڑھ کر سنائے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا کی جماعت میں بہت ٹیلنٹ اور پوٹینشل ہے۔ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزہ لبیبہ مجید اور انگریزی ترجمہ عزیزہ طوبیٰ سید نے پیش کیا۔

قصیدہ کے بعد عزیزہ طلعت صالح، شازیہ عزیز، امتہ الباسط اور عائشہ منور نے مل کر ٹورانٹو اور مانٹریال کے بارہ میں ایک خوبصورت پریزنٹیشن پیش کی۔اس کے بعد ایک تقریر بعنوان ''واقفات نو اور ان کی ذمہ داریاں'' ایک بچی ملاحت خولہ نے پیش کی۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ علسہ قیصر، سیدہ فائقہ ماہم، مبشرہ فردوس رسول، خولہ نثار اور طلعت صالح نے مل کر ترانہ پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ نتاشہ مناہل نے پیش کیا اور یہ پروگرام آٹھ بجے شام اپنے اختتام کو پہنچا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائیں۔

بچیوں کی کلاس

واقفات نو بچیوں کی کلاس کے بعد ان بچیوں کی کلاس ہوئی جو وقف نو میں شامل نہیں ہیں۔اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی۔اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ نوال مہدی نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ لبیبہ باجوہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کی۔

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کے عنوان پر عزیزہ فرحانہ میاں اور انعم ضیاء نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ اور حرا نے مل کر اردو نظم ''ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے'' پیش کی۔اس نظم کے بعد ''اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا'' کے عنوان سے قرآن کریم کے موضوع پر عزیزہ نتاشہ، عیشہ اعجاز اور عزیزہ امبر نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؏ 'ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر عزیزہ خولہ میاں اور ماریہ پاشا نے انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔

اس پروگرام کے آخر پر پانچ بچیوں ضاحیہ شاہ، نبیلہ شاہین، عدیلہ انعم، فہیم اور عزیزہ سکینہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔

آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل ہونے والی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

ان کلاسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں رات نو بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔جماعت احمدیہ کینیڈا کی جماعتوں ٹورانٹو سنٹرل، پیس ولیج، VAUGHAN، ویسٹن ساؤتھ، سکاربرو، نارتھ یارک اور مسی ساگا کے بیس خاندانوں کے یکصد افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔آج ملاقات کرنے والوں میں یمن اور پاکستان سے آنے والے بعض افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور نے 'مسجد بیت السلام' میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6/جولائی 2005ء بروز بدھ:

صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر 'مسجد بیت السلام' میں تشریف لاکر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

آج کینیڈا کے دورہ کا آخری دن تھا۔صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فیملی ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے۔سب سے پہلے غانا کی دس فیملیز کے تیس افراد نے حضور انور سے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔یہ اجتماعی ملاقات ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔

اس کے بعد کینیڈا کی جماعتوں مسی ساگا، ویسٹن ساؤتھ، ویسٹن نارتھ، بریمپٹن، ٹورانٹو سنٹرل، پیس ولیج

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور رچمنڈ ہلکے تمیں خاندانوں کے 168 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

مبلغین سلسلہ کی میٹنگ

فیملی ملاقاتوں کے بعد مبلغین سلسلہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور نے دعا کروائی اور باری باری تمام مبلغین سے ان کے سپرد علاقہ کی جماعتوں اوران کے پروگراموں اورروزمرہ مصروفیات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔حضورانور نے گزشتہ سالوں کے نومبائعین ،ان سے رابطوں اوران کی تعلیم وتربیت کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے مبلغین کو اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا سب نئے بیعت کرنے والوں سے رابطہ اور تعلق ہونا چاہئے۔ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔حضورانور نے فرمایا اسی طرح جولوگ کمزور ہیں اور ان کا جماعت سے تعلق اور رابطہ نہیں ہے ان سب سے بھی رابطہ کریں،ان کے گھروں میں جائیں اور انفرادی رابطے کریں اوران کو قریب لائیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

حضورانور نے مبلغین سے ان کے سپرد جماعتوں کے آپس میں فاصلے بھی دریافت فرمائے اور جماعتوں کے دورہ اور دورہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

حضورانور نے مختلف سنٹرز میں نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں جائزہ لیا اور اس بارہ میں مبلغین کو توجہ دلائی۔حضور انور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ نماز جمعہ باری باری اپنے حلقہ کی مختلف جماعتوں میں جاکر ادا کیا کریں۔

حضورانور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں اور دیہاتوں میں شہروں سے باہر چھوٹی آبادیوں میں جائیں اور تبلیغ کے لئے اپنا طریق کار بدلیں۔ضروری نہیں کہ پرانی طرز ہی ہو۔فرمایا دیہاتوں میں نفوذ کریں قریب کے دیہاتوں میں کام کریں اس طرح آپ کا تعارف بڑھے گا۔نیک لوگ قریب آئیں گے۔وقت تو لگے گا لیکن اسی طرح نفوذ ہوگا۔حضورانور نے مبلغین کو مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا دوسری کتب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ضرور آپ کے مطالعہ میں رہنی چاہئیں۔

حضورانور نے تبلیغ کے ضمن میں مزید ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض کام تو گزشتہ سالوں سے کررہے ہیں بک سٹال وغیرہ لیکن ایک جگہ آکر ٹھہر جاتے ہیں۔فرمایا نئے راستے تلاش کریں کہ کس طرح کام بڑھانا ہے اور کامیابیاں حاصل کرنی ہیں۔فرمایا کام کرنا اور ایک جگہ آکر ٹھہر جانا اس سوچ کو توڑنا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ دیہاتوں میں جو لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اس کے بعد مسلسل Follwo Up اور رابطہ کی ضرورت ہے۔فرمایا آپ احباب کے داعیین الی اللہ کے چھوٹے چھوٹے گروپس بنائیں اور ان کو گائڈ کریں۔وہ دیہاتوں میں جائیں،کام کریں اور فیملی فرینڈز بنالیں۔حضور انور نے فرمایا کہ فرانس میں اس طرح کامیابی ہوئی ہے کہ احمدی احباب نے پہلے بعض فیملیز سے رابطہ کیا اور دوستی کا تعلق رکھا جس کے نتیجہ میں بعد میں ایسی فیملیز نے بیعتیں بھی کیں۔فرمایا عربوں میں ،افریقنوں میں اور دوسری قوموں میں کام کریں اور اس سلسلہ میں جو ڈیسک بنائے ہیں ان کو گائڈ کریں کہ کس طرح کام کرنا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز مستقل رابطہ اور تعلق ہے۔رابطہ نہیں ہوتا تو بیعتیں ضائع ہوجاتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا آپ کی تربیتی ٹیموں کا مستقل رابطہ ہونا چاہئے تاکہ جگہ علاقہ تبدیل ہونے کی صورت میں اس شخص کا ایڈریس اور پتہ دوسری جماعت کو بتاسکیں۔

حضورانور نے فرمایا جہاں جہاں عرب پاکٹس ہیں وہاں نفوذ کی کوشش کریں ان میں رجحان ہے۔حضورانور نے مبلغین کو بچوں،نوجوانوں کی تربیت کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔فرمایا مبلغین کی طرف سے سختی نہیں ہونی چاہئے۔پیار و محبت سے سمجھایا کریں۔شفقت کا سلوک رکھیں اس طرح وہ زیادہ قریب آتے ہیں۔بچوں اور نوجوانوں پر یہاں کے ماحول کا اثر ہے۔آپ سختی کریں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے اس لئے نرمی سے قریب کریں۔

حضورانور نے فرمایا جو لوگ جماعت سے Attach ہیں جماعت سے مستقل رابطہ اور تعلق ہے ان سے جو مرضی سلوک کریں ان کے رابطہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی لیکن ایک طبقہ ایسا ہے جو نرمی چاہتا ہے ان سے نرم رویہ رکھا جائے۔حضورانور نے فرمایا نرمی کے اوپر جماعتی تعلیم،روایات اور تقدس کو قربان نہیں کردینا۔دونوں چیزیں اکٹھی چل سکتی ہیں۔

حضور انور نے بعض انتظامی امور سے متعلق بھی جائزے لئے اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ یہاں جو ریڈ انڈین کے گاؤں ہیں علاقے ہیں وہاں جاکر دیکھنا چاہئے،تعارف کریں تو پتہ لگے گا کہ ان کا مزاج کیسا ہے۔

مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہی۔اس کے کے بعد حضورانور نے مسجد بیت السلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

الوداعی منظر

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مختلف جماعتوں سے Peace Village میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے لیکن نماز ظہر کے وقت ایک بڑی بھاری تعداد میں لوگ پیس ویلج پہنچے۔نماز کے بعد احباب جماعت مرد وخواتین، بچے، بوڑھے احمدیہ ایونیو کے کنارے جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔سخت گرمی کے باوجود تین ہزار کے قریب احباب حضورانور کی رہائشگاہ کے سامنے جمع ہوکر اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔اس دوران بچوں اور بچیوں کی طرف سے مسلسل الوداعی نغمات ’’یاد آئے وقت رخصت‘‘ ’’جاتے ہو مری جان خدا حافظ وناصر‘‘ پڑھے جارہے تھے۔

روانگی سے کچھ دیر قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت Peace Village میں مکرم ملک عبدالحمید صاحب اور مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر اول کینیڈا کے گھروں میں کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

بالآخر جدائی کی گھڑی آن پہنچی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہوکر تشریف لے جانے والے تھے۔ساڑھے چار بجے کے قریب حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور الوداعی دعا کروائی۔اس دوران بڑے رقت آمیز نظارے دیکھنے کو ملے۔احباب وخواتین یہاں تک کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی آنسو نظر آرہے تھے۔جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ ایوینیو سے مین روڈ پر آتے ہوئے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔احباب نے دعاؤں اورمحبت و فراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے امام کو الوداع کیا۔ہرطرف سے السلام علیکم،فی امان اللہ اور خداحافظ کی آوازیں آرہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام Peace Village میں مجموعی طور پر 14 دن رہا۔اس دوران ’’امن کی بستی‘‘ کے مکینوں نے لمحہ لمحہ برکتیں لوٹیں اور اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔بچے ، بچیاں اور خواتین ہروقت اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوتی تھیں اور جہاں موقع ملتا حضور انور کی تصویریں کھینچتیں اور ویڈیو بناتیں۔جب بھی حضور مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لے جاتے خواتین اور بچیاں پہلے سے ہی ان راستوں پر کھڑے ہوکر انتظار کرتیں جہاں سے حضور انور کا گزر ہوتا۔اس دوران جہاں وہ شرف زیارت حاصل کرتیں اور دیدار کرتیں وہاں حضورانور کے ایک ایک لمحہ کو اپنے کیمروں میں محفوظ کرتیں۔شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو کہ حضور انور اپنی رہائشگاہ سے یا اپنے دفتر سے کسی پروگرام کے لئے یا نماز کی ادائیگی کے لئے باہر نکلے ہوں تو آگے ان خواتین اور بچیوں کو منتظر نہ پایا ہو۔پھر ان مبارک ایام میں حضورانور نے مختلف اوقات میں پیس ویلج کی مختلف گلیوں میں پیدل سیر بھی فرمائی اس دوران بھی اس بستی کے خوش نصیب مکین اپنے اپنے گھروں کے آگے حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہوجاتے تھے۔بعض خواتین اور بچیاں اپنے اپنے گھروں کی بالکونیوں میں کھڑی اپنے ہاتھ میں کیمرے لئے ہوئے تصاویر بنارہی ہوتیں۔خوشی ومسرت سے احباب جماعت کے چہرے تمتما رہے ہوتے۔ان ایام میں پیس ویلج کی گلیوں میں اور مشن ہاؤس اور مسجد کی طرف جانے والے راستوں پر ہی ہزاروں کی تعداد میں اس بستی کے عشاق نے اپنے پیارے آقا کی تصاویر بنائیں اور ویڈیوز بنائیں اور دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ائرپورٹ پہنچے اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ائرپورٹ پر آنے والے جماعتی عہدیداران نے اپنے ہاتھ ہلاکر حضورانور کو الوداع کہا۔امیر صاحب کینیڈا اور جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا حضور انور ایدہ اللہ کو جہاز کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ان دونوں عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضورانور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو میں قیام اور آٹوا اور مانٹریال کے سفروں کے دوران حضور انور کی گاڑی کو ڈرائیو کرنے کی سعادت امیر صاحب کینیڈا اور مبارک احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ جبکہ کیلگری میں قیام اور ایڈمنٹن اور سسکاٹون کے سفر کے دوران یہ سعادت مکرم سلیمان خالد صاحب صدر جماعت کیلگری کے حصہ میں آئی۔وینکوور میں قیام اور کیلگری تک کے سفر کے دوران یہ سعادت مکرم لطف الرحمٰن خان صاحب اور ڈاکٹر وسیم الرحمٰن خان صاحب کو نصیب ہوئی۔

برٹش ائرویز کی فلائٹ نمبر BA092 ساڑھے چھ بجے شام ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے ہیتھرو ائرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

سات جولائی بروز بدھ صبح چھ بج کر پچاس منٹ پر حضورانور کا جہاز لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر اترا۔امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضورانور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں مکرم امیر صاحب U.K. نے دیگر جماعتی عہدیدارن کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ائرپورٹ سے روانہ ہوکر پونے آٹھ بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ایک بچی نے حضورانور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔حضورانور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام تبرکات کو تاریخی طور پر مستند قرار دینے کے لئے اعلان ھذا کے ذریعہ ایسے احباب جماعت جن کی تحویل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی قائم فرمودہ کمیٹی کو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں۔اطلاع آنے پر ان احباب کی خدمت میں ایک فارم بھجوایا جائے گا جسے پُر کرکے وہ کمیٹی کو واپس بھجوائیں گے۔اس صورت میں کمیٹی ان تبرکات کا اندارج اپنے ریکارڈ میں محفوظ کرسکے گی۔

سیکرٹری تبرکات کمیٹی

دفتر نظارت تعلیم۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Tel: 00 92 4524 212473

بیلہ بوتیک میں 15 سے 31/اگست تک سیل

سُوٹوں پر 50% رعایت۔جوتوں اور جیولری پر 40%

کھلا کپڑا €1 سے €3 میٹر

اس کے علاوہ ہمارے ہاں BeautyParlour کا بھی انتظام ہے

BELA BOUTIQUE : 069 24246490 . MOB. 01702128820

belaboutique@aol.com -- Kaiserstr 64-Laden 31 - Frankfurt

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کا سالانہ نمبر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کا سالانہ نمبر برائے 2004ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ حضورانور نے اس دورہ میں جن چار ممالک (غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا) کا دورہ فرمایا، اُن ممالک کی تاریخ، اُن ممالک میں احمدیت کا آغاز اور ترقی کا جائزہ، حضورانور کے دورۂ کی تفصیلی رپورٹس نیز براعظم افریقہ کے حوالہ سے بھی بہت سی معلومات اس شمارہ میں یکجا کرکے پیش کی گئی ہیں۔ قریباً ایک سو بڑے سائز کے صفحات پر مشتمل اس خصوصی اشاعت میں دورۂ افریقہ کے حوالہ سے اہم تصاویر بھی شامل ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک شمارہ ایک تاریخی دستاویز کے طور پر محفوظ کئے جانے کے لائق ہے۔

اس خصوصی اشاعت کے حوالہ سے چند اہم مضامین کا خلاصہ پیش کیا جائے گا۔

.......❁......❁......❁......

غانا میں احمدیت کی آمد

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/دسمبر 2004ء میں غانا مشن کی ابتدائی تاریخ سے متعلق مکرم فہیم احمد خادم صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

غانا میں اسلام 1872ء میں نائیجیریا کے اُن فوجی سپاہیوں کے ذریعہ آیا جو غانا کے اشانٹی قبیلہ کے خلاف برطانوی فوج میں شامل تھے۔ ان مسلم سپاہیوں میں ایک صاحب معلم ابوبکر بھی تھے جن کی کوششوں سے 1885ء میں ایک میتھوڈسٹ پادری Ban Jaman Sam نے اسلام قبول کیا اور پھر اُن کی تبلیغی کوششوں سے اکرافو گاؤں کا سردار مہدی آپا مسلمان ہوگیا۔ ان دونوں کے مسلمان ہونے سے غانا کے جنوبی علاقے میں فینٹی قبیلہ میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ 1896ء میں اکرافو میں حکومت کی طرف سے مسلمان بچوں کے لئے ایک سکول بھی کھولا گیا مگر 1905ء میں یہ سکول بند ہوگیا۔

غانا (جو ان دنوں گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا) میں احمدیت کا پیغام یوں پہنچا کہ اکرافو کے ایک مسلمان یوسف نیانکو (Usuf Nyanko) نے 1920ء میں جب وہ اپنے ایک عزیز کے ہاں منکسم گیا ہوا تھا خواب میں دیکھا کہ وہ سفید فام آدمی کی قیادت میں نماز ادا کررہا ہے۔ اس نے اپنی خواب کا ذکر مسٹر عبدالرحمٰن پیڈرو صاحب سے کیا جو نائیجیریا سے تعلق رکھنے والے ایک مسلمان تھے اور سالٹ پانڈ میں رہائش پذیر تھے۔ عبدالرحمان پیڈرو صاحب نے یوسف نیانکو کو بتایا کہ انہوں نے ایک اسلامی مشن کے متعلق پڑھا ہے جس کا مرکز ہندوستان میں ہے اور اس کی ایک شاخ لندن میں ہے۔ پھر یوسف نیانکو نے اپنی خواب کی اطلاع محترم چیف مہدی آپا صاحب کو دی جو فانٹی علاقہ کے مسلمانوں کے چیف تھے۔ چیف مہدی آپا صاحب نے اکرافو اور منکسم کے اردگرد کے لوگوں کو اطلاع بھجوائی کہ منکسم میں ایک میٹنگ کی جائے جس میں مسٹر یوسف نیانکو کی خواب کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائیگا۔ گویا ان کو کامل یقین تھا کہ خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص اشارہ ہے۔ جب فانٹی افراد جمع ہوئے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ مرکز احمدیت قادیان میں ایک خط لکھا جائے جس میں مربی بھجوانے کا مطالبہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں لکھا۔ یہ غانا کے لوگوں کا مرکز سے پہلا رابطہ تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ کو (جو ان دنوں لندن میں تھے) ہدایت فرمائی کہ وہ غانا جائیں۔ چنانچہ آپؓ 9/فروری 1921ء کو لندن سے بذریعہ بحری جہاز مغربی افریقہ کیلئے روانہ ہوئے۔ جہاز غانا کی بندرگاہ Sekundi سے ہوتا ہوا 28/فروری 1921ء کو سالٹ پانڈ پہنچا جو سنٹرل ریجن کا صدرمقام اور فانٹی قوم کا مرکزی شہر تھا۔ ساحل سمندر پر آپ کا استقبال کرنے کے لئے مکرم عبدالرحمٰن پیڈرو صاحب تن تنہا موجود تھے۔ فانٹی قوم میں چار پانچ ہزار مسلمان تھے جن کے لیڈر چیف مہدی آپا صاحب کا قیام اکرافو میں تھا جو سالٹ پانڈ سے قریباً 25 میل کے فاصلہ پر تھا۔ انہوں نے حضرت نیّر صاحب کو بلاکر 11/مارچ 1921ء کو اکرافو میں ایک جلسہ عام منعقد کیا جس میں پانچ سو افراد شامل ہوئے۔ اس مجمع میں چیف مہدی آپا صاحب نے آپؓ سے کہا کہ قریباً 45 سال قبل میں نے اسلام قبول کیا تھا۔ پھر لیگوس کے مسلمانوں کے ذریعہ ہمیں کچھ اسلامی تعلیمات کا علم ہوا۔ مجھے ہروقت یہ فکر دامنگیر رہتی تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان پھر عیسائی نہ ہوجائیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ میری زندگی میں آئے۔ اب یہ آپ کے سپرد ہیں۔ یہ جمعہ کا روز تھا حضرت نیّر صاحب نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔ 18/مارچ کو اکرافو میں دوسرا جلسۂ عام کیا گیا جس میں حضرت نیّر صاحبؓ نے دو گھنٹے مسلسل تقریر فرمائی اور فانٹی لوگوں کو جماعت احمدیہ میں ان اصلاحات کے ساتھ داخل ہونے کی دعوت دی کہ (1) چہروں پر نشان داغنے کے رواج کو تمام فانٹی لوگ ترک کردیں۔ (2) آئندہ سے فانٹی لڑکوں کا ختنہ کیا جائے۔ (3) عورتیں اپنی چھاتیاں ننگی نہ رکھا کریں۔ (4) آپس میں السلام علیکم، وعلیکم السلام کہنے کے طریق کو رواج دیں۔ (5) ایک ہزار پاؤنڈ جمع کرکے سالٹ پانڈ میں مشن بنائیں اور مرکزی مشن کی امداد کے لئے ماہوار چندہ کی ادائیگی کا نظام قائم کریں۔

ان مطالبات اور احمدیت قبول کرنے کی دعوت کے جواب میں محترم چیف مہدی آپا نے کہا کہ ہم مشورہ کرکے آپ کو جواب دیں گے۔ اگلی صبح بزرگوں کی مجلس نے مشورہ کرکے یہ فیصلہ سنایا کہ ہم سب لوگ اپنی جماعتوں سمیت احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور مذکورہ اصلاحات کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد کا اندازہ 4 ہزار تھا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں 4 ہزار افراد کی قبول احمدیت کی خوشخبری ارسال کردی گئی۔ یہ دن حضور کے لئے بے حد خوشی کا دن تھا۔ حضور انور نے بذریعہ 'اخبار الفضل' یہ خوشخبری جماعت کے احباب تک پہنچائی۔ غیروں نے بھی اس پر مسرت کا اظہار کیا۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی نے حضورؓ کی خدمت میں لکھا:

''مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھ کر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلا۔ افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو۔ میں آپ کے اس عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ، یورپ، افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہورہا ہے اس کا اعتراف کرنا اور اس کے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے''۔

ابتداء میں حضرت مولانا نیّر صاحبؓ کو غانا کے علاوہ دیگر ممالک نائیجیریا، سیرالیون وغیرہ کی جماعتوں کی دیکھ بھال بھی کرنا پڑی۔ دسمبر 1921ء میں آپ نائیجیریا چلے گئے۔ مارچ 1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحبؓ غانا پہنچے۔ آپؓ نے جماعت کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تنظیم فرمائی۔ غانا کے مختلف قبائل میں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ انتہائی محنت اور جانفشانی سے آٹھ سال تک دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اپریل 1929ء میں حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی کو یہاں بھجوایا۔ آپ نے نہایت محنت سے شمالی غانا تک پیغام پہنچایا۔ 1933ء میں پھر حضرت حکیم صاحب نے غانا مشن کا چارج لیا اور حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی واپس وطن تشریف لے آئے۔ 1934ء میں حضرت حکیم صاحب کو نائیجیریا میں متعین کردیا گیا اور 1936ء میں مولانا نذیر احمد صاحب علی یہاں دوبارہ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بھی تشریف لائے۔ 1937ء میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی سیرالیون تشریف لے گئے اور مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے غانا مشن کا چارج سنبھالا۔ جن ایام میں آپ نے چارج لیا ملک کی اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔ 1939ء میں دوسری عالمگیر جنگ کی وجہ سے حالات اور بھی خراب ہوگئے اس سے جماعتی چندوں پر اثر پڑا مگر مولوی صاحب نے دعوت الی اللہ کے کام کو ہر صورت میں جاری رکھا۔ انہی ایام میں غانا کی مخلص ترین جماعت Wa کے خلاف بعض معاندین نے جھوٹی شکایات کرکے حکام کو اکسایا جس کے نتیجہ میں حکام نے گورنر سے سفارش کی کہ جماعت احمدیہ Wa کے جملہ افراد کو یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کردیا جائے۔ ظاہر ہے یہ بہت ہی خطرناک فیصلہ تھا۔ اس سے جماعت کے احباب اپنی جائیدادوں سے محروم ہوسکتے تھے۔ اس وقت مولانا مبشر صاحب نے حکام سے مل کر انہیں اصل صورت حال سے آگاہ کیا اور اس طرح خدا کے فضل سے یہ مشکل ٹل گئی۔ مولانا مبشر صاحب 1937ء سے 1945ء تک اکیلے ہی مع چند افریقن لوکل معلمین کے دعوت الی اللہ میں منہمک رہے۔ آپ کی بے نظیر خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا: ''وہ قومیں جن کی تعداد ہم سے کہیں زیادہ ہے انہیں یہ سعادت (یعنی وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی۔ ناقل) حاصل نہیں ہوئی اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو اس عمارت کی ایک بنیادی اینٹ بننے کی سعادت حاصل ہوئی جس کو ہم نے وہاں قائم کرنا ہے''۔

.......❁......❁......❁......

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/دسمبر 2004ء کی زینت مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم بعنوان ''افریقہ'' سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نظر اٹھاؤ کہ تاریک سر زمیں والو!
تمہاری تیرہ شبی میں مہِ تمام آیا
وہ اُن میں جن کو حقارت سے دیکھتا تھا جہاں
بصد خلوص ، بصد شوق واحترام آیا
نئے شگوفے کِھلا آج خاکِ ارضِ بلالؓ
زمین لالہ وگل میں وہ لالہ فام آیا
نہ کر سکا وہ فراموش تیری تشنہ لبی
حضورِ ساقیٔ کوثر سے لے کے جام آیا

روزنامہ ''الفضل'' 24/مئی 2005ء میں شائع شدہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

ہے خلافت کی محبت بحرِ ناپیدا کنار
قلزمِ عشّاق میں ہے اِک تلاطم کا سماں
لوگ کہتے تھے جسے ظلمات کا برّعظیم
مردِ حق کی برکتوں سے کس قدر ہے ضوفشاں
اہلِ افریقہ! مبارک ہو ، کرم تم پر ہوا
خود مسیحا چل کے آیا ہے تمہارے درمیاں

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 12 Friday August 19 , 2005 Issue No. 33

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

مانٹریال اور کارنوال کا وزٹ، مجلس عاملہ کینیڈا اور کینیڈا کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں کارکردگی کا تفصیلی جائزہ، موقع پر اہم اور ضروری ہدایات۔

فیملی ملاقاتیں، واقفین نو اور واقفات نو کے علاوہ دوسری بچیوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔

مبلغین سلسلہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ میں تبلیغ و تربیت کے کاموں کے سلسلہ میں اہم تاکیدی نصائح۔

(رپورٹ:عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4/جولائی 2005ء بروز اتوار:

مانٹریال میں مصروفیات

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس مانٹریال بیت النصرت میں پڑھائی۔

صبح پونے دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کے انتہائی قریب بہنے والے دریا ST.Laurant کے کنارے سیر کی۔ قریباً بیس منٹ کی سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے۔ حضور انور نے مشن ہاؤس کی عمارت اور اس کے بیرونی احاطہ اور قطعہ زمین کے بارہ میں صدر صاحب جماعت مانٹریال اور جماعتی عہدیداران سے مختلف امور دریافت فرمائے اور یہاں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ضروریات کے مدّنظر اب اس سے بڑا رقبہ لے کر مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

مانٹریال میں جماعت کا قیام پچاس کی دھائی میں عمل میں آیا۔ اس لحاظ سے مانٹریال کی جماعت کینیڈا میں سب سے پرانی جماعت ہے۔ جماعت نے موجودہ مشن ہاؤس کی عمارت ۱۹۹۵ء میں خریدی تھی۔ یہ عمارت تین منزلہ ہے رہائشی حصہ کے علاوہ اس میں دفاتر اور نماز پڑھنے کے لئے دو بڑے ہال ہیں جہاں مرد اور عورتیں الگ الگ قریباً آٹھ صد کی تعداد میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ عمارت ایک بہت بڑے دریا ST.Laurant کے کنارے پر واقع ہے اور اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت ہی خوبصورت اور پُرفضا مقام پر واقع ہے۔

آج پروگرام کے مطابق راستہ میں ایک دو مقامات پر رُک کر Carnwall اور پھر وہاں سے ٹورانٹو کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور مشن ہاؤس مانٹریال سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مشن ہاؤس میں موجود تھی۔ احباب اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کر کے اور والہانہ نعرے لگاتے ہوئے حضور انور کو رخصت کیا۔

مانٹریال میں 1976ء میں اولمپک گیمز ہوئی تھی جس کے لئے یہاں ایک وسیع و عریض جدید طرز کا سٹیڈیم بنایا گیا تھا۔ اور ساتھ اولمپک ویلج بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ سٹیڈیم اپنی طرز تعمیر کے لحاظ سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ اس سٹیڈیم کے ایک طرف ایک بہت اونچا Tower تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ٹاور کی تعمیر بھی اس طرز کی ہے کہ یہ ایک طرف جھکا ہے اور جس طرف جھکا ہے اُس طرف اس کے اوپر کے حصہ سے لوہے کی مضبوط رسیاں باندھ کر وسیع عریض سٹیڈیم کی چھت کو اٹھایا گیا ہے۔ رسیوں کا دوسرا کنارہ سٹیڈیم کی چھت سے باندھا گیا ہے۔ مانٹریال کے Panoramic View کے لئے اگر اس مانٹریال ٹاور کی Observatory سے نظارہ کیا جائے اور موسم بالکل صاف ہو تو ہر سمت میں ۸۰ کلومیٹر تک دیکھا جا سکتا ہے۔

کیبل کار کے ذریعہ جس میں ایک وقت میں ۷۶ آدمی بیٹھ سکتے ہیں اس ٹاور کے اوپر پہنچا جا سکتا ہے۔ کیبل کار کے اردگرد شیشے لگے ہوئے ہیں۔ اوپر تک جاتے ہوئے سارا نظارہ نظر آتا ہے۔ حضور انور بھی کچھ دیر کے لئے اوپر تشریف لے گئے۔ ایک گائیڈ نے حضور انور کو سٹیڈیم کے مختلف حصے دکھائے اور اس کی تعمیر کے تعلق میں معلومات پہنچائیں۔

جماعت مانٹریال نے ایک پارک میں چائے اور Snak وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ Olympic Stadium دیکھنے کے بعد حضور انور اس پارک میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر یہاں قیام فرمایا۔ یہاں منتظمین اور خدمت کرنے والے خدام نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

دوپہر ایک بج کر بیس منٹ پر یہاں سے Cornwall کے لئے روانگی ہوئی۔

کارنوال میں مصروفیات

قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کارنوال پہنچے یہاں جماعت نے حضور انور کے محدود قیام اور فیملی ملاقاتوں کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا تھا۔ Cornwall میں داخل ہونے سے قریباً دس کلومیٹر قبل پولیس کی گاڑیاں حضور انور کی آمد کا انتظار کر رہی تھیں۔ جونہی حضور انور کا قافلہ ان کے نزدیک پہنچا تو پولیس کی ایک کار نے قافلے کو Escort کرنا شروع کیا جب کہ دوسری کار قافلے کی کاروں کے پیچھے چلتی رہی۔ پولیس کے اس Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور کچھ دیر کے بعد یہاں سے احمدیہ مشن ہاؤس کارنوال کے لئے روانہ ہوئے جہاں احباب جماعت کارنوال نے حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقعہ پر بھی بچیوں نے استقبالیہ گیت گائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں ظہر وعصر نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے اس مسجد کا نقشہ اور ڈیزائین ملاحظہ فرمایا جو اس جگہ تعمیر ہونی ہے۔ اور اس موجودہ عمارت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

کارنوال (Carnwall) کا شہر کینیڈا کے انتہائی جنوب میں امریکہ کے بارڈر پر واقع ہے۔ یہاں سے امریکہ کا بارڈر نصف کلومیٹر دور ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مین روڈ کے اوپر ایک عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ کل رقبہ ایک ایکڑ ہے۔ پانچ ہزار مربع فٹ بلڈنگ بنی ہوئی ہے جس میں دو بڑے ہال ہیں اور دفاتر وغیرہ ہیں۔ اس کی عمارت کی خرید کا سارا خرچ، تین لاکھ ڈالر، ایک مخلص احمدی ڈاکٹر مکرم صادق بدھن صاحب نے ادا کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اب یہاں پر ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے جہاں ساڑھے چار بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا چھ بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران جماعت کارنوال کے علاوہ جماعت مانٹریال اور امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر ۲۴ خاندانوں کے ۱۴۱ /افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کے بعد سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ کارنوال سے ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

کارنوال سے ٹورانٹو کا فاصلہ ۴۵۵ کلومیٹر ہے۔ قریباً ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے دس بجے ٹورانٹو احمدیہ پیس ویلج آمد ہوئی۔ جہاں پیس ویلج کے مکین مرد، عورتیں اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی کار پیس ویلج میں احمدیہ ایونیو سے داخل ہوئی۔ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کے سلام کا جواب دیا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

5/جولائی ۲۰۰۵ء بروز منگل:

صبح چار بج کر ۴۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لا کر پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی میٹنگ

صبح ساڑھے نو بجے نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران سے باری باری ان کے کام، پروگراموں اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا اور خصوصی طور پر گزشتہ سال کی میٹنگ میں دی جانے والی ہدایات پر عمل درآمد کی رپورٹ بھی طلب فرمائی۔

شعبہ تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کا جائزہ لیں کہ کتنے لوگ سنتے ہیں اور کتنے نہیں۔ فرمایا بعض اپارٹمنٹس میں MTA نہیں ہے۔ بعض جگہ ڈش لگانے کی بھی مجبوری ہے۔ ان کا بھی جائزہ لیں کہ وہ کس طرح سنتے ہیں یا کیسٹ وغیرہ دیکھتے ہیں۔ فرمایا کوئی خاص تربیتی موضوع ہو تو اس کو پرنٹ کروا کر گھروں میں بھجوایا جا سکتا ہے۔ جو کاروں پر سفر کرنے والے ہیں ان کو آڈیو کیسٹس مہیا کی جا سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو لوگ مسجد میں آنے والے ہیں ان کی دو کیٹگریز ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تعاون کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ جو آتے تو ہیں لیکن ان کی طرف سے تعاون نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تیسرے وہ لوگ ہیں جو مسجد آتے نہیں یا بہت کم آتے ہیں اور ان کا نظام سے رابطہ بھی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی تربیت کے لئے زیادہ پروگرام ہونے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں